ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی

جدید ہندوستان میں اردو سیرت نگاری

میزان نقد میں

سیرت نگاری اپنی اصل میں آفاقی و عالمی ہے، اس کی عالم گیریت حیثیت کے سوتے صاحب سیرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آفاقی مرتبت اور عالمی رسالت سے پھوٹتے ہیں، سارے جہانوں کے لیے رحمت للعالمین کی بعثت نے ان تمام عالموں اور جہانوں کے انسانوں کا احاطہ کیا تو ان کی زبانوں کو بھی اس سعادت سے وافر عطا کیا، عالمی مرتبت میں کائنات الٰہی کی دوسری مخلوقات بھی شامل ہیں، جن و ملک کا ان جہانوں میں خاص مرتبہ ہے، مکلف عالم جنات بھی سید المرسلین کی امت دعوت ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عالم انس و جان وطیور اور دوسرے عالموں کی مخلوقات اور مبادیات پر غیر معمولی حکومت وسلطنت دوسری امتوں کی رسالت پناہی کی ایک دلیل ہے۔ عالمان کائنات ربانی کی ان گنت زبانوں میں تسبیح وحمد ربانی کی واقعیت رسولان عظام کی رسالت وسیرت کی بھی ایک حتمی شہادت پیش کرتی ہے۔ خاتم النبین کی سیرت کی دوامی اور ابدی حیثیت نے اس کے سلسلۂ زریں کو دراز کر کے اسے قیامت تک تسلسل وتواتر کے بندھنوں سے وابستہ کر دیا ہے، بہ قول شبلی دبیر چرخ لکھتا یا کہ خود روح الامیں لکھتے تو سارے جہانیاں عالم ناسوت ولاہوت ہی کے لیے لکھتے اور وہ پڑھتے تو ان کے ساتھ سب ہی اسے پڑھا کرتے۔

تمام صحائف آسمانی میں احوال انبیائے کرام اور سیرت سید المرسلین علیہم السلام مندرج ہیں، وہ ذکر الٰہی اور آیات ربانی کی تمثیلات انسانی ہیں۔ صحف سماوی قانون الٰہی کے مطابق گونا گوں زبانوں میں اتارے گئے، اختلاف ورنگارنگی السنہ بشری آیات الٰہی بنی اور ان گنت زبانوں کا عطیہ ربانی دے گئی۔ آخر کتاب الٰہی قرآن مجید عربی مبین میں اتاری گئی، اس میں سیرت صاحب قرآن کے

تاب ناک وسیرت ساز وآدم گر جلوے دکھائے گئے، ہمہ قرآن در شان محمد کے تصورات دیے گئے۔
تمام انسانی زبانوں میں وہ سیرت نبوی کی زبانی روایت اور تحریری سرمایے کی کاشت کاری اصل کتب سماوی کی مختلف زبانوں اور ان کے مخاطبین کی بیانی وتحریری قوتوں سے نکلی، عام علمی زبانوں اور ادبی و فنی السنہ عالم تحریری سرمایہ کے ساتھ عوام الناس کے فوک لور (زبانی روایات/عوامی ادب) میں اس کا سرمایہ جمع ہوتا رہا، اس عالمی سرمایۂ سیرت میں عوامی گیت اور بیانیے سب کے دلوں کو گرماتے رہے اور ادبی وفنی سیرت نگاری انسانی ذہن وروح کو بالیدہ، وتابندہ کرتی رہی۔ اردو سیرت نگاری قدیم ترین لسانی روایت ونگارش کے مقابل خاصی نوازئیدہ ہے، لیکن اس نے اپنی خصوصیات وامتیازات اور طرفگی، وبلند پائیگی سے قابل رشک مقام پالیا۔ آخر کار رسول عربی اور ختم المرسلین ﷺ کو اپنی ایک امت ہندیہ کی خوش بو نے محظوظ ومعطر کیا تھا اور اہل ہند کی زبانوں نے عالم زبانوں کو اردو کی لطافت کی آگاہی نذر کی تھی۔

اردو سیرت نگاری کے ماہرین ومحققین نے اس کے آغاز وارتقا اور اس کے مراحل سے تاریخی بحث کی ہے اور ان کے ادوار بھی متعین کیے ہیں، یہ خالص فنی مباحث ہیں، اور ان کا حاصل ان کے مراحل وادوار کے عطایائے سیرت نگاری کی کمیت وکیفیت کے پیمانوں سے چھن کر سامنے آتا ہے، ان میں سے کوئی بھی بے قیمت والا حاصل نہیں ہے، وہ سب اپنے دور اور اس کے علمی وفنی معیار کے تراشے تھے۔ ان کا معیار اصل ذات والا ارتباط میں پیوست ہے، زبانوں کے تدریجی ارتقا کی مانند علوم وفنون کی ابتدا، نشوونما اور ترقی اسی طرح تدریج کے مراحل سے گزرتی رہی اور ہر دور پیشیں اگلے دور کو اپنا سرمایہ دے گیا۔ فن سیرت نگادری کا خاص آغاز وارتقا اسی قدرتی اور فطری نشوونما کے مختلف مراحل کے آئینے میں سیرت نگاران سرور عالم کے احوال کا منظر نامہ ہے۔ اردو سیرت نگاری نے مولود ناموں، میلادی کتابوں، چیدہ واقعات کے رسالوں اور مختصر سوانح کے کتابچوں وغیرہ کی ارتقائی زمینوں سے طاقت پائی۔۔ علمی، سنجیدہ اور فنی معیار سیرت نگاری کی تمام اردو تگ ودو میں ان ہی غیر سنجیدہ، غیر معیاری عطایائے سلف نے خلف لائق کو مواد وصلاحیت سے نوازا تھا، یہ دراصل سیرت نبوی کی اندرونی جوئے حیات بخش کا تسلسل تھا، وہ قرآن مجید، حدیث شریف، اولین صحائف سیرت اور فن ساز امہات الکتب میں خون رواں اور روح حیات دوڑاتا رہا اور سب زبانوں کے لیے سرمایہ ومواد فراہم کرتا رہا، فکر اساسی اور مواد بنیادی اردو دانوں کے اذہان وقلوب میں جلوہ آرائی کرتا رہا۔

جدید اردو سیرت اور قدیم سوانح عمری اور ان کی نگارشات وروایات اپنی جگہ بالکل صحیح ہیں اور فطری بھی کہ جدید کی جدت ومرتبت میں اردو سیرت نگاری اور ان کے قوام کو گوندھنے والے عناصر کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے،مختلف مراتب ودرجات میں اردو سیرت نگاری کا تجزیہ ومطالعہ اس کی بوقلمونی اور گونا گونی کے ساتھ ہر ایک درجے ومرتبے کی خصوصیات اجاگر کرتا ہے، ان سب کا احاطہ تو ایک کا رتحقیق معانی وجہات ہے اور ایک مختصر مطالعے وتجزیے کی بساط سے باہر،لہٰذا صرف چند منتخب وپسندیدہ اقسام کا ذکر کافی ہے۔

۱۔ ایک جہت مصادر سیرت کی ہے جو سیرت نبوی کے مواد کے خزینے ہیں، ان میں قدیم، متوسط اور متاخر کی تقسیمیں کی گئی ہیں اور وہ سیرت نگاری کے لیے ناگزیر مآخذ ہیں۔

۲۔ایک اور جہت عظیم ومحبوب ترین قسم کامل سیرت نگاری کی ہے،سب ہی لوگ خواہ عقیدت مند ہوں یا نقص وکج روی کے جویا،شخصیت وذات رسالت مآب ﷺ کو حیات وکارکردگی کے کامل آئینے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔صلاحیت شناس اور فطرت انسانی کے پارکھ نویسندگان اردو نے مختصر اوسط اور نسبتاً بسیط سیرت نگاری کے تین یا زیادہ ذیلی اقسام کا انتخاب کیا ہے، تاکہ سب کی طلب مٹا سکے۔

۳۔ ایک اور قسم وطرف سیرت کامل وجامع سیرت نگاری کی صلاحیت سے عاری ہونے یا اسے مشکل وصبر آزما میدان جاننے کی وجہ سے متعلقات سیرت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں کسی قدر جودت طبع اور نئے نئے ابعاد وجہات سیرت دکھانے کے مواقع تھے، وہ صرف اطراف ومتعلقات ہی نہیں، کامل سوانح عمریوں اور سیرتوں کی خلاؤں کو پُر کرنے والے بھی ہیں۔ان میں ایک اہم ترین اور راست قسم ذات وسیرت رسالت مآب ﷺ سے وابستہ موضوعات کی ہے اور دوسری چراغ مصطفوی کے پروانوں کی جاں سوزی کے حوالے سے آتش سیرت سے ملتی ہے۔

۴۔اردو سیرت نگاری کی ایک جہت تراجم کی ہے کہ مختلف زبانوں کے سرمایہ وادب سیرت کو اردو میں منتقل کرکے اردو ترجمہ نگاروں نے اسے وسیع تر اور گراں قدر بنایا۔اس کی کئی ذیلی اصناف بھی ہیں،نثری ادب سیرت میں ایک ادبی صنعت کی جہت غیر منقوط سیرت نگاری کی ہے، جو قدیم عربی وفارسی روایت سے اردو میں آئی اور اپنی چھاپ چھوڑ گئی۔

۵۔نثری ادب سیرت کی طنازی اور طبیعت انسانی کی جولانی نے شعر یا منظوم سیرت نگاری کی

رعایت کو فروغ دیا، اور سیرت نگاروں نے کامل سیرت، مختصر سوانح، نعت نگاری اور کئی دوسری قسموں میں گُل کاری کی۔

۶۔ سیرت نبوی پر خاص شماروں کی سوغات متعدد ادبی اور علمی رسائل وجرائد نے اردو زبان وادب کو بخشی، اس نے متنوع ومرتکز مقالات کا مجموعہ عطا کیا، معروف وموقر اور بسا اوقات گم نام اور غیر مشہور رسالوں نے مضامین عام اور مقالات عوام کی شکل میں تعلیم یافتہ اور صرف اردو خوانوں کے ذوق کی آب یاری کی۔ ایک آدھ رسالوں نے جدید ہندوستان کے بعض مراکز علم وادب سے خاص فن سیرت پر ہی اپنے شمارے نکالے جو دوسرے مضامین سے بھی پیٹ بھرتے تھے۔

۷۔ خطبات سیرت کی ایک پختہ روایت اہل علم وذوق کے مختلف طبقات نے بیسوی صدی عیسوی کے اوائل میں ڈالی تھی، وہ جدید ہندوستان میں بھی جاری رہی، ان خطبات کو طباعت واشاعت کی مضبوط ومستحکم طریقت سے آراستہ کر کے اردو سیرت نگاری کو متعدد گراں قدر رجحان ساز عطایا دیے۔ جدید ہندوستان میں سمیناروں، مذاکروں اور ورک شاپوں کا چلن بڑھا تو عام سیرتی مقالات کے علاوہ خاص موضوعات پر مطالعات کا قیمتی وفنی سرمایہ جمع کیا گیا۔

۸۔ ابتدائی سیرت نگاری کی ایک روایت/ جہت مستشرقین یا معاندین کے الزامات کا جواب دینے کی رہی، جس نے معذرت خواہانہ ادب سیرت کو جنم دیا، اس کا جدید ہندوستان میں اور دوسرے اور ممالک میں ابھی تک جاری ہیں، اس نے کتب ومقالات کی شکل میں ایک قیمتی سرمایہ جمع کر دیا، مناظرانہ ادب سیرت میں متعدد مستشرقین کی کتب سیرت اور دوسرے مطالعات سیرت کی تحلیل وتنقید کے ذریعے صحیح اسلامی سیرت نگاری کے خدوخال واضح کیے، اس منفی قسم کے رجحان سیرت کا مثبت ورجحان ساز نتیجہ یہ نکلا کہ اصول سیرت نگاری کا فنی طریقہ ایجاد ہوا اور مشرقی اصول سیرت نگاری میں مغربی اصول سیرت نگاری اور تاریخی اصول نویسی کی قلم لگائی گئی، اس کا ایک عظیم ترین عطیہ تجزیاتی مطالعہ سیرت اور تنقیدی نگارش سیرت کی صورت میں ملا۔

۹۔ نقد واستدراک فن کی روایت قدیم نے ایک جہت سیرت نگاری کی یہ نکالی کہ متعدد اساطین سیرت نگاری کی کتابوں کے تنقیدی مطالعات کا ذخیرہ جمع ہو گیا۔

۱۰۔ سیرت نگاری کے مکاتیب فکر اور مسالک فقہ ونظر کے اعتبارات سے مطالعہ ونگارش نے جدید ہندوستان کے مختلف مراکز وعطایائے سیرت کی تدوین کر ڈالی۔

۱۱۔ ترتیب وتدوین اور جمع و یک جائی کی جہت نے رسائل وجرائد میں مرتکز موضوعات پر مطالعات ومقالات کو جمع کر کے کتاب ودستاویز کی صورت میں جمع کر دیا۔

ان کے علاوہ متعدد دوسری جہات سیرت میں:

۱۲۔ مردوں کی قیومیت اور سیرت نگاروں کی رجولیت نے اس فطری قانون عطاو تقسیم کار کا مظاہرہ کیا۔

۱۳۔ صلاحیت ولیاقت سے مالا مال اور علمی وفنی اکتساب سے فیض یاب خواتین نے فروتر درجے میں اور زمانی تاخیر سے اردو سیرت نگاری میں قابل لحاظ ادب جنم دیا۔

۱۴۔ مسلم امت اجابت کے ساتھ غیر مسلم اردو سیرت نگاروں نے دوسری زبانوں اور امتوں کے ساتھ سرکار دو عالم اور سب کے پیغمبر اعظم کی سیرت نگاری میں اپنا کردار ادا کیا۔

ا۔ مصادر سیرت نبوی

سیرت نبوی کے اصل ومتقدم مصادر اور ان پر مبنی متوسط ومتاخر کے مآخذ ومراجع کی تدوین وتالیف بھی اس عظیم فن کی ایک بلند پایہ جہت ہے۔ اردو سیرت نگاری میں اس کا آغاز وارتقا تو کافی پہلے ہو چکا تھا، لیکن وہ خاصا فنی اور دقیق باب سیرت ہونے کے سبب زیادہ پروان نہیں چڑھ سکا، یہ معاملہ اور نقد بنیادی طور سے تحقیقی اور علمی مصادر سیرت پر تصنیفات وتالیفات سے متعلق ہے اور اس کی صحت کی تصدیق ماقبل آزادی کے ادب سیرت کے جائزوں سے کی جاسکتی ہے، اس دور اول میں بھی چند ہی کتابوں یا رسالوں کی تالیف وتدوین کی جاسکی لیکن وہ بھی اس جہت سیرت کے ارتقا کی باعث بہ ہر حال بنی تھی، اردو تراجم کی حد تک کہا جاسکتا ہے کہ اردو اہل قلم وترجمہ نے غالباً تمام ہی اہم ترین مصادر سیرت کے ترجمے برصغیر پاک وہند کے مختلف مراکز میں کر ڈالے تھے، جدید ہندوستان میں ابھی تک اس پر زیادہ توجہ نہیں دی جاسکی، البتہ جو کام دو چار سہی اس ضمن میں کیے گئے ہیں، وہ کافی تحقیقی ومعیاری اور مثالی ہیں۔ جیسے:

قاضی اطہر مبارک پوری (م ۱۹۹۶ء)۔ تدوین سیر ومغازی۔ شیخ الہند اکیڈمی دیوبند، ۱۹۸۰ء

مولانا عبداللہ عباس ندوی (م ۲۰۰۶ء)۔ تاریخ تدوین سیرت۔ حیدرآباد دکن۔

محمد یاسین مظہر صدیقی۔ مصادر سیرت نبوی۔ قاضی پبلشرز نئی دہلی، ۲۰۱۶ (دو جلدیں: قریب

چودہ سو صفحات)

تنقیدی مطالعات سیرت نگاری

مقالات ومضامین کی حد تک بہت سے تنقیدی مطالعات مصادر سیرت اور اہل سیر ملتے ہیں، ان میں قدیم ومتوسط اور جدید سب شامل ہیں۔ عربی، اردو، اور دیگر زبانوں میں نسبتاً زیادہ مصادر سیرت کی تحلیل وتنقیح کی گئی ہیں اور بہت سی وقیع کتابیں اصل مصادر سیرت اور ان کے عظیم مؤلفین پر مرتب کی گئی ہیں، لیکن اردو سیرت نگاری میں تراجم کی حد تک تو کافی تنقیدی سرمایہ سیرت نگاری ہے، مگر طبع زاد کتابوں کی صورت میں صرف ایک آدھ ہی لکھی گئیں اور وہ بھی جدید اردو سیرت نگاروں پر ہیں۔

جیسے: ظفر احمد صدیقی۔ شبلی بہ حیثیت سیرت نگار، ناشر مصنف، علی گڑھ ۲۰۰۱ (ص ۳۰۴)

مقالات بر مصادر سیرت نبوی

مختلف علمائے کرام اور دانش وران اسلام نے بہت سے اصل مصادر یا معروف ومتداول مصادر اور ان کے مصنفین عالی مقام پر قیمتی اور تحقیقی مقالات لکھے ہیں۔

ان میں نقوش رسول نمبر اول لاہور ۱۹۸۲ء کے مآخذ سیرت کے حصے میں شامل جدید ہندی اہل قلم کے حسب ذیل مقالات بہت اہم ہیں:

محمد اجمل اصلاحی۔ ابن ہشام اور سیرت ابن ہشام۔

نثار احمد فاروقی۔ طبقات ابن سعد، سیرت نبوی کا قدیم مآخذ۔

محمد یاسین مظہر صدیقی۔ تاریخ یعقوبی، سیرت نبوی کا ایک اہم مآخذ۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری۔ ۱۔ قاضی عیاض صاحب ''الشفاء'' اور ۲۔ علامہ یوسف نبہانی کی کتاب (دو مقالات)

مسعود الرحمٰن خان ندوی۔ ابن کثیر، سیرت نگار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصادر سیرت پر کتب ومقالات کے اردو تراجم کا باب بھی کافی اہم اور جدید ہندوستان کے اہل علم کی مساعی کا شاہد ہے، ان کا ذکر اردو تراجم کے مبحث میں آتا ہے۔

۲۔جامع و کامل کتب سیرت

اگرچہ نا قصان فکر و علم اور ان کے مجبور و معذور اقلام سے جامع صفات و کامل انسانیت اور سید رسالت کی جامع و کامل سیرت نگاری کی توقع ہی عبث ہے، تاہم پوری حیات طیبہ اور تمام سیرت نبوی کی سرگزشت سنانے اور لکھنے کی انسانی کاوش کو کسی قدر مکمل سیرت نگاری کہا جاسکتا ہے، اردو سیرت نگاری کے سنجیدہ علمی و فنی دور کے ابتدائی مراحل میں متعدد سیرت نگاروں نے اپنی جودت فکر اور لیاقت فنی سے خاصی معیاری کتب مرتب کیں۔جدید ہندوستان کی ادوار سیرت نگاری ان کی مرہون منت ہی نہیں انھیں کے عطایا اور کارناموں سے اکتساب کر کے اپنی کچھ شناخت بنا سکی ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں محمد باقر آگاہ (م ۱۸۰۵ء) کی ''ریاض السیر'' اور قاضی بدر الدولہ (م ۱۸۸۳ء) کی فوائد بدریہ اردو سیرت نگاری کے اولین سنگ میل تھے۔سر سید علیہ الرحمہ کی ''خطبات احمدیہ'' اگرچہ ناتمام و تشنہ کتاب سیرت اور مناظرانہ اسلوب اور دفاعی انداز میں لکھی گئی ہے، لیکن بہ ہر حال وہ اردو سیرت نگاری کی فکر و نظر ساز کتاب ہے، جس طرح اس کے مؤلف و مرتب دردمند و مصلح اپنے دور میں اردو زبان و ادب کی علمی و فنی سیادت اور مدلل و مہذب نثر کے بانی مبانی تھے۔مرزا حیات دہلوی کی کتاب ''سیرت محمدیہ'' اور اس کا مہذب و ترقی پسند کارنامہ سیرت رسول بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں سرسیدی عطیے کا ایک روپ تھا۔

اردو سیرت نگاری کے عہد زریں میں قاضی محمد سلمان منصور پوری (م ۱۹۳۰ء) کی ضخیم و جامع کتاب ''سیرت رحمۃ للعالمین'' اپنے فنی مباحث، استدلالی طرز اور معیاری نقد و نظر کے لیے ایک اہم ترین کتاب بن گئی۔اس کی فنی قدر و قیمت کا اندازہ اس واقعیت سے کیا جاسکتا ہے کہ ان کے مسلک و فکر کے ماننے والوں اور دوسرے سیرت نگاروں کے لیے وہ مآخذ و مصدر بن گئی، لیکن ان کے پیشتر و بزرگ معاصر مولانا شبلی (م ۱۹۱۴ء) کی سیرۃ النبی اور ان کے جامع و مرتب سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) کی تدوین و تنقیح سے اردو سیرت نگاری نے بلند ترین چوٹی کو چھو لیا۔خاک سار راقم کا تجزیہ ہے کہ وہ اولین مؤلفین سیرت امام ابن اسحاق (م ۷۶۷) اور امام ابن ہشام (م ۸۳۳) کی مانند اردو سیرت نگاری کے ''امامین ہمامین'' ہیں۔ان دونوں عبقری سیرت نگاروں نے اپنی کتاب سیرت کو ایک مصدر و مرجع بنا دیا، جس طرح قدیم امامان عربی نے اپنی کتب کو ماخذ اصلی بنا دیا تھا۔بیسویں

صدی کے دوسرے عشرے میں اصل کتاب سیرۃ النبی کی دو جلدوں کی اشاعت نے اپنے معاصرین ومتاخرین سب کے لیے اردو سیرت نگاری کا معیار اعلیٰ قائم کردیا۔

جدید ہندوستان کی اردو سیرت نگاری شبلی کی سیرۃ النبی پر تمام نقد واستدراک کے باوجود ابھی تک اسی سے اکتساب فیض کرتی رہی ہے۔ بلاشبہ اسی دور میں مولانا عبدالرؤف دانا پوری (م ۱۹۴۸) کی ناتمام کتاب اصح السیر ایک عمدہ کاوش بنی، لیکن وہ بہ قول خود ان کے کتاب شبلی سے ہر طرح فروتر ہے۔ آزاد ہندوستان بل کہ جدید عہد برصغیر پاک وہند میں ہزار ہا اردو سیرت کتب لکھی گئیں اور ان میں سے بہت سی معیاری منفرد اور کسی قدر اچھوتی بھی ہیں۔ کامل وجامع سیرت نگاری کے میدان میں قدیم وجدید دونوں علوم کے اساطین وعلما نے نہایت قابل قدر کارنامے انجام دیے اور ان کے کتب سیرت نے پوری اردو دنیائے علم کو فیض یاب کیا۔ ان میں سے بعض نے دوسرے زبانوں کے سیرت نگاروں کو بھی متاثر کیا۔ ان کا ایک مختصر جائزہ اس گراں قدر سرمائے کی حیثیت و نوعیت اجاگر کرتا ہے۔

اردو سیرت نگاری بالخصوص کامل حیات طیبہ کی نگارش میں ہندوستان کے نام ور علمائے کرام کا دبدبہ قدیم زمانے سے قائم ودائم رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ان کے علوم اسلامیہ پر دست رس اور دوسری اہم ترین وجہ عربی مصادر اصلی سے واقفیت اور ان کی عطا کردہ فنی لیاقت رہی ہے۔ عام طرز حیات کی کتب سیرت میں ان پر سیرت ونگارش کے امامین ہمامین کا فکری اور علمی غلبہ رہا ہے اور ان کے قائم کردہ نہج سے وہ بہت کم انحراف کرسکے، ان میں سے بیش تر نے بلاشبہ اپنی مسلکی، فکری، ادبی اور علمی خصوصیات کے سبب اپنے کتابوں میں انفرادی رنگ وآہنگ پیدا کرنے کے بھرپور کوشش کی، وہ بڑی حد تک کام یاب بھی رہے، لیکن بسا اوقات ان کے میلانات وتحفظات اور عصبیات نے ان کی سیرت نگاری کی فنی جہادت کو متاثر بھی کیا۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی (م ۱۹۶۲) کی دو کامل کتب: سیرت رسول کریم ﷺ الجمعیۃ بک ڈپو دہلی۔ اور نور البصر فی سیرۃ خیر البشر، سنی پبلی کیشنز لاہور، (ص ۲۶۲) اوسط ضخامت کی گراں قدر علمی اور عام فہم تالیفات ہیں ان میں مولانا موصوف کی شخصیت چھاپ وضاحت بیان، شرافت قلم صحت واقعات اور عام وخاص کی طلب کی رعایت میں خاص طور سے جھلکتی ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا (م ۱۹۸۲ء) کی سیرت سید الکونین ﷺ عام بیانیہ انداز کی

کتاب ہے، جو ان کے فن کی خصوصیت اور ذات کے رجحان کا پتہ دیتی ہے۔ کتب خانہ سیرت کراچی کا نسخہ جدید زیب ہے۔

قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی (م ۱۹۹۱ء) کی تالیف لطیف سیرت طیبہ، مکتبہ علمیہ میرٹھ ۱۹۶۷ء (ص ۴۴۴) ان کی مدت العمر سیرت نگاری اور تدریسی و تعلیمی مزاولت اور علمی لیاقت کی ایک اہم پہچان ہے، وہ عام فہم اور روایتی سیرت نگاری کی کتاب ہونے کے ساتھ کئی منفرد خصوصیات کی حامل ہے۔ وہ خاص طور سے عصری جامعات کے طلبہ وطلبات اور جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے مرتب کی گئی تھی اور ایک طرح سے نصابی تدریسی کتاب سیرت ہے۔ ان کی نصابی سلسلے کی کتاب تاریخ ملت کا ذکر بعد میں آتا ہے۔ اس کا اولین حصہ نبی عربی آزادی سے قبل کی کتاب مختصر ہے۔

مولانا حامد الانصاری غازی (م ۱۹۹۲ء) "خلق عظیم" دیوبند غیر مؤرخہ اور دوسرے ادارے۔ مولانا محمد اسلم قاسمی (م ۲۰۱۷) کی کتاب سیرت پاک، ادارہ اسلامیات لاہور ۱۴۰۲ھ (ص ۶۲۴) ایک وقیع، مگر روایتی طرز کی کتاب ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م ۱۹۹۹) کی سیرت رسول اکرم ﷺ مرتبہ بلال عبدالحئ حسنی، سید احمد شہید اکیڈمی رائے بریلی ۱۹۹۸ء (ص ۳۶۳) کی تحریر و نگارش تو جدید ہندوستان کے آغاز میں ہوئی، مگر وہ ان کے علمی خزینے میں مدتوں مدفون رہی اور بعد میں چھاپی گئی، وہ خالص دعوتی انداز کی کتاب سیرت ہے اور تبلیغی اجتماعات میں پڑھنے اور سنانے کے لیے لکھی گئی تھی، بنیادی طور پر وہ شبلی کی سیرۃ النبی پر منحصر ہے اور اس سے ماخوذ، حواشی میں مصادر کا ذکر البتہ کیا گیا ہے۔

ابوسلیم محمد عبدالحئ کی کتاب، داعی اسلام کی حیات طیبہ، اسلامک پبلی کیشنز لاہور ۱۹۶۰ء (ص ۲۷۲) بیسویں صدی عیسوی کے پانچویں عشرے کے وسط میں (۱۹۵۴ـ۱۹۵۵ء) میں ڈسٹرک جیل رائے بریلی میں یاداشت و چند کتب کی مدد سے مرتب کی گئی تھی، جیسا کہ نعیم صدیقی وغیرہ کی کتب سیرت و تاریخی کا خاصہ ہے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری کی کتاب سیرت ''الرحیق المختوم'' اصلاً عربی زبان میں عربی زبان عالمی رابطہ اسلامی کے مقابلہ سیرت نگاری میں شرکت کی غرض سے لکھی گئی اور انعام کی مستحق ٹھہری، اس کی بنیادی وجہ شہرت و مقبولیت یہی ہے۔ مصنف گرامی نے پھر اسے اردو روپ میں مجلس علمی علی گڑھ سے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔ (ص ۶۸۷) بلاشبہ وہ ایک وقیع کتاب سیرت ہے، مگر اس کا

بیش تر حصہ جدید کتب سیرت جیسے: قاضی سلمان منصور پوری اور شیخ محمد الغزالی وغیرہ سے ماخوذ ہے، وہ اپنے تمام پیش روؤں کی نمائندہ اور روایتی کتاب سیرت ہے، البتہ اس کی چند امتیازی صفات اسے چیدہ کتب میں مقام دیتی ہیں۔

ڈاکٹر ماجد علی خان مولانا مبارک پوری کی طرح رابطہ اسلامی کے انگریزی زبان میں مسابقے کے شریک اور اپنی تالیف لطیف کے لیے انعام کے حق دار ٹھہرے تھے، انھوں نے بعد میں اسے اردو زبان میں سیرت خاتم النبیین کے عنوان سے اسلامک ریسرچ فاونڈیشن نئی دہلی سے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔ (ص ۵۶۰)، وہ بلاشبہ ایک اہم اور وقیع کتاب سیرت ہے۔

مشہور ومعروف مصنف وحید الدین خان کی اوسط ضخامت کی کتاب پیغمبر انقلاب مکتبہ الرسالہ ۲۰۱۴ء (ص ۲۰۸) بعد میں ہند و پاک دونوں کے اشاعتی اداروں سے منظر عام پر آئی، وہ اپنی زبان و بیان کی جودت، رنگ کی ندرت اور خاص انقلابی فکر کی بہت وقیع اور مقبول کتاب ہے، اور انقلاب کے عنوان کی کتب سیرت کی سرتاج۔

مولانا محمد ساجد قاسمی کی کتاب: سیرت نبوی ماہ وسال کے آئینے میں ایک توقیتی وتاریخی دستاویز ہے، اور قدیم مصادر سیرت کی توقیتی طرز کی شہادت۔

مولانا محمد لقمان سلفی ندوی، ''الصادق الامین'' الفرقان۔ لاہور ۲۰۰۷ء جدید تحقیقی کتاب ہے، جس میں غزوات سے متعلق ۱۲۸ اہم جغرافیائی نقشے ہیں اور پانچ مکاتیب نبوی کے عکس بھی شامل ہیں، مآخذ سیرت کی معتبریت پر ان کا مقدمہ بہت اہم ہے کہ وہ ان کی بیش تر روایات کو نہ صرف صحیح سمجھتے ہیں، بل کہ ان کو معتبر حدیث سے ثابت بھی قرار دیتے ہیں اور اماماں سیرت پر نقد علما و محدثین کو درست نہیں سمجھتے، البتہ وہ شیخ البانی سے ان کے استناد کی صحت لاتے ہیں کہ ان کے استاد گرامی بھی تھے۔

مولانا ولی رازی کی کتاب لطیف ''ہادی عالم'' ایک ادبی صفت غیر منقوط کی معرکہ آرا کتاب ہے اور ابھی تک اپنے انداز کی منفرد تالیف، وہ ہند و پاک کے اشاعتی اداروں سے چھپ کر سامنے آئی، پاک طباعت دار العلم کراچی، ۱۹۸۲ء (ص ۴۱۶) ہے اور ہندی طباعت اس سے نقل کی۔ مصنف گرامی نے اپنی علمی وفنی صلاحیت سے سیرت نگاروں کے درمیان ایک خاصا مقام پایا اور قارئین وناقدین سے خراج تحسین وصول کیا۔

خواجہ غلام السیدین (م ۱۹۷۲ء) ایک نام ور ماہر تعلیم وادب تھے، ان کی کتاب سیرت انسان کامل، مکتبہ ملی کراچی ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء (ص ۴۰۰) جدید ہندوستان میں کسی وقت منظر عام پر آئی، وہ ایک خاص مسلکی نقطہ نظر اور فکری وعلمی چھاپ رکھتی ہے۔

مولانا علی نقی نقوی (م ۱۹۸۸ء) لکھنؤ کے مجتہد ومقرر اور ملما یونی ورسٹی شعبہ دینیات کے استاد وسربراہ تھے، خطابت ومحبت آل بیت ان کے خمیر وزبان میں تھے، ان کی کتاب سیرت ''معراج انسانیت'' اسی نقطہ نظر کی ترجمانی میں سیرت نبوی کو آل رسول کے آئینے میں پرکھتی ہے، اولین بار وہ لکھنؤ سے چھپی تھی۔ پھر مکتبہ امامیہ مشن پاکستانی لاہور سے ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔

حامد نعمانی (۱۹۲۰) شہنشاہ کونین، تصحیح وتعلیق فضل الرحمٰن اصلاحی قاسمی، مدرسہ البلاغ چھاؤں اعظم گڑھ ۲۰۱۳ء۔

عبدالباری صرحدی، مطالعہ سیرت نبوی، تصحیح تعلیق ابواکرم قاسمی، مدرسہ البلاغ چھاؤں اعظم گڑھ ۲۰۱۳ء۔

عبدالحلیم شرر (م دسمبر ۱۹۲۶) ''جویائے حق'' ناول کے اسلوب میں ذرا قدیم زمانے میں چھپی، اس کا پاک ایڈیشن مکتبہ القریش لاہور سے ۱۹۸۶ء میں چھپا۔ (ص ۶۴۸)

صادق حسین سردھنوی نے اسی ناول کے طرز پر ''آفتاب عالم'' لکھا جو کافی ضخیم ہے اور مقبول بھی، جہاں گیر بک ڈپو لاہور ۱۹۷۶ء (ص ۹۱۲)

ڈاکٹر رفیع الدین فاروقی استاد اسلامیات عثمانیہ یونی ورسٹی کی گراں قدر کتاب سیرت، ''محمد رسول اللہ ﷺ حیات سیرت اور تعلیمات'' اریب پبلی کیشنز نئی دہلی ۲۰۱۷ء (ص ۴۷۲) کے سہ گونہ مطالعے میں ایک تازہ ترین اور تجزیاتی مطالعہ سیرت پیش کرتی ہے، اگرچہ اس پر روایتی طرز نگارش غالب ہے اور تحقیقات جدیدہ سے زیادہ استفادہ نہیں کیا گیا۔

سیرتی ادب اطفال

قدیم ورثہ

کم سن، نوعمر اور نوخیز بچوں اور نسبتاً کم تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے اردو سیرت نگاری نے گزشتہ صدی میں دوسری جہات سیرت کی طرح توجہ دی اور متعدد عالموں اور استادوں نے کتب

تالیف کیں، دو مشہور سیرت نگاروں میں ایک قاضی محمد سلمان منصور پوری (م ۱۹۳۰) نے مہر نبوت (ص ۳۸) تالیف کی، جو متعدد جامعات و عربی مدارس میں داخل نصاب کی گئی اور اس کے بہت سے ایڈیشن چھپے۔

مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) نے رحمت عالم اس کے چالیس سال بعد مرتب کی، جس نے قاضی موصوف کی تلخیص شدید اور اختصار عاجز کی کمی پوری کی اور بہت مقبول ہو کر داخل نصاب بنی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے اساتذہ کرام میں سے الیاس احمد مجتبی (م ۱۹۴۴) نے ''سرکار کا دربار'' آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ص ۱۰۶) اور آخری نبی تین کتب سیرت لکھیں۔

محمد حسین حسان ندوی (م ۱۹۷۴ء) ''سرکار دو عالم'' (ص ۱۴۸) کو ۱۹۳۲ء میں شائع کیا اور سب مکتبہ پیام تعلیم سے چھپ کر مقبول ہوئیں۔

ان ہی کی طرح دوسرے متعدد علما و اساتذہ اور ادبا نے بچوں کے لیے مختلف سطح کی استعداد کے مدنظر رسائل سیرت مختلف مراکز سے شائع کیے، جن میں سید نواب علی (م ۱۹۶۱ء) کی کتاب ''ہمارے نبی'' اور الیاس برنی (م ۱۹۵۹) وغیرہ کی کتابیں شامل ہیں، اصح السیر کے مؤلف مولانا عبدالرؤف دانا پوری (م ۱۹۴۰ء) کی مختصر سیرت نبوی (ص ۴۴) ستارہ ہند پریس کلکتہ ۱۹۱۴ء سے چھپی تھی، ان تمام سلف صالحین کے ادب سیرت برائے اطفال و نونہالان نے عام تعلیم یافتہ افراد اور مختلف طبقات کے لحاظ سے اپنے فن کا آغاز و ارتقا کیا اور جدید ہندوستان نے اسی ورثے سے استفادہ کیا۔

جہات

مکاتب و مدارس اور اسکولوں کے نونہالان قوم کی تعلیم و تربیت اور ذہن سازی شخصیت پروری کے لیے لحاظ سے سیرتی ادب اطفال کی جہت شاید سب سے زیادہ مؤثر و مبارک و مسعود ہے۔

۱۔ مسلم گھرانوں کے پنگھوڑوں میں لوریاں اور نعتوں کے بعد حرف و کتاب کے ذریعے رسول شناسی کی نہادی جہت ہے۔

۲۔ مختلف اکابر، علما اور سیرت نگاروں نے انفرادی طور سے قوم کے نونہالوں کی تعلیم و تربیت

کے لیے چھوٹے بڑے رسالے، کتابچے اور مختصرات سیرت لکھے، اس کار عظیم اور تربیت وہی کی ایک عظیم ترین و وسیع ترین جہت کو متعدد اداروں کے فکر صالح کے حامل ناظموں اور ان کے معاون سیرت نگاروں نے پروان چڑھایا۔

۳۔ ان دونوں انفرادی اور اجتماعی کوششوں کا دائرہ کار تعلیم و تربیت سے خارج نصاب اور غیر تدریسی کتب سیرت کے انتخاب و قرأت میں محدود رہا تھا۔

۴۔ نصابی سلسلۂ سیرت کے مؤلفین اور منتظمین مکاتب کی جانب سے جدید ہندوستان کے آغاز ہی میں شمالی ہند کے بہت سے مکاتب میں آب رحمت نامی سلسلۂ کتب کے ذریعے زبان اردو کی تعلیم میں سیرت کے معارف و معلومات سموئے گئے، اس کا حسن تالیف و ترتیب درجہ اطفال سے پانچویں درجے کے مرتبے تک درجہ بہ درجہ ترقی معیار و اسلوب اور تعلیم و تدریس زبان و ادب سیرت میں سمویا گیا تھا، ایسے بعض اور نصابی سلسلے مختلف دیار و علاقہ جات اردو میں برصغیر پاک و ہند میں بھی کار فرما تھے، ان کے مؤلفین میں متعدد نام ور ادیب و لکھاری شامل تھے، مختلف اداروں، عصری جامعات اور عربی مدارس کے نام ور اور نوخیز علما و اساتذہ کرام نے اور عظیم ترین سیرت نگاروں نے بھی سیرتی ادب اطفال کی طرف توجہ دی، ان کا یہ کارنامہ ذہن سازی اور سیرت شناسی میں اور بھی مایہ ناز اور قابل قدر بن جاتا ہے، جب کہ انہوں نے اپنی تحقیقی و عالمانہ کتب سیرت کی تالیف کے بعد اسے انجام دیا۔

۵۔ جامعات و مدارس سے وابستہ علما و مؤلفین سیرت نے تاریخ اسلام، تاریخ ملت، تاریخ امت وغیرہ کے گوناگوں ناموں سے سلسلۂ تاریخ اسلامی لکھا اور اس کی اولین جلد لازمی طور سے سیرت نبوی سے پوری کی پوری مخصوص کی گئی، یا اختصار و جامعیت کے لحاظ سے اس کا بیش تر حصہ اس پر مبنی کیا گیا۔

۶۔ بہت سے مؤلفین کتب سیرت نے اپنے تمام تالیفی کاموں اور سیرتی عطایا کے لیے اپنے آپ کو ادب اطفال کے لیے وقف کر دیا، اور بچوں کے ادیب کہلائے، انہوں نے نظم و نثر دونوں اصناف میں سیرتی ادب اطفال پیدا کیا اور نونہالان قوم کی سیرت شناسی کی بنیادی خدمات انجام دیں اور قومی تعمیر میں اپنا کردار ادا کیا۔

۷۔ سیرتی ادب اطفال میں طبع زاد کتابوں اور رسالوں/کتابچوں کے علاوہ عربی، انگریزی اور

بعض دوسری زبانوں میں مرتب کتب اطفال کے حسین اردو تراجم بھی ہیں، وہ موضوع سے تعرض وتالیف کے لحاظ سے کامل سیرتی بیانیہ، اہم جہات سیرت، متعلقات ووا قعات سیرت وغیرہ کی متعدد تالیفی اوراسلوبی جہات رکھتے ہیں۔

سیرتی ادب اطفال اوراردوسیرت نگاری کی گوناگوں جہات وشخصیت وسیرت سازی کومختلف طبقات وعناوین کے تحت پیش کرنازیادہ موزوں اورسیرتی ادب کے ارتقا کے مدارج کے بیان و شناخت کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے، اس سے بہ یک نظرکئی جہان سیرت نونظرآئیں گے۔

نصابی سلسلہ سیرت

۱۔ابررحمت کے چار حصے درجہ اول تا پنجم میں سبقاً سبقاً ترتیب دیے تھے اوردرجاتی معیارترقی کے لحاظ سے مرتب کیے گئے، اس عظیم مؤلف اورمحسن نونہالان قوم کے نام نامی سے ذہن وعلم نے دھوکہ کیا، شاید کوئی محقق وجویائے علم وسیرت اس کا پتہ لگا سکے۔

۲۔متعدد مؤلفین ومرتبین، ادارۂ تعلیمات اسلام لکھنؤ کے سلسلۂ مطبوعات میں سیرت نبوی، سیرت صحابہ اور تاریخ اسلام کے انبیا وادوار کے مختصر مختصر رسالے اورکتابچے علم خارجی مطالعے کے علاوہ نصابی ضروریات بھی پوری کرتے تھے اوربہت سے مکاتیب میں وہ داخل نصاب بھی تھے، ان کے مؤلفین کرام میں عظیم علما، جیسے عبدالسلام قدوائی ندوی، (م۱۹۷۹ء) ابوالحسن علی ندوی (م۱۹۹۹ء) علی احمد گیلانی وغیرہ کے ساتھ جوانان ادارہ مشیرالحق بحری آبادی (م۱۹۹۰ء) اوراحتشام علی رحیم آبادی (مدیرومنتظم ادارہ، م۲۰۰۰ء) بھی شامل تھے۔ادارہ تعلیمات اسلام کے اکابر کے جامعات سے وابستگی کے بعداس کے روح رواں احتشام علی آبادی باقی رہے۔

۳۔افضل حسین (م۱۹۹۰ء) پیارے رسول مرکزی درس گاہ رام پور، (۳۲صفحات) کے علاوہ متعدد درسیات کی کتابیں بھی ان کی ہیں۔

۴۔ابوخالد ایم اے، ہادی اعظم، مرکزی درس گاہ رام پور، ۱۹۵۴ءدو جلدیں بالترتیب ۴۸+۱۲۸۸۰ صفحات کی نصابی کتاب۔

۵۔عرفان خلیلی (م۱۹۹۶ء) ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکزی درس گاہ رام پور، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی کے علاوہ آپ کیسے تھے؟ کیا آپ مسافر تھے؟ جیسے بچوں میں بھی سیرتی واقعات کوقلم بندکیا۔

۲۔ سید راحت ہاشمی، استاد جامعہ سکنڈری اسکول، سیرت النبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسلامی نصاب کے عام عنوان سے چھپی اور وہ اس کا دوسرا حصہ ہے (ص ۱۸۵) فرید بک ڈپو نئی دہلی۔

۳۔ انتہائی آسان و مختصر رسائل سیرت

اس طبقے میں متعدد کم نام یا کم معروف بزرگان قوم اور جوانان قبیلہ کے علاوہ کئی نام ور مؤلفین اور مشہور علما و ادبا شامل ہیں، جیسے:

۱۔ حکیم شرافت حسین رحیم آبادی، اللہ کے رسول نامی رسالے کے مصنف ندوۃ العلماء کے قریب مکارم نگر میں ایک ادارہ تالیف چلاتے تھے اور چھوٹے چھوٹے رسالے اور کتابچے تالیف کرتے یا دوسروں سے لکھوا کر شائع کرتے تھے، ان کا اپنا تالیف کردہ رسالہ/کتابچہ صرف ۶۴ صفحات پر مشتمل تھا اور ننھے منے بچوں کے لیے تالیف کیا گیا تھا اور ان کے ادارے سے چھاپا گیا اور وہ جدید ہند کے آغاز کا زمانہ تھا۔ بعد میں مجلس نشریات اسلام کراچی نے ۱۹۷۷ء میں چھاپا۔

۲۔ مائل خیرآبادی (محمد اسحاق م ۱۹۹۸ء) بچوں کے ادیب، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی، دوسرا انور محمدی کے عنوان سے ہے۔ (ص ۷۲) نیو کریسنٹ کمپنی، نئی دہلی۔ وہ کامل سیرت نبوی اور بہت آسان زبان میں ہے اور متعدد کتب سیرت و صحابہ وغیرہ بھی شائع کیں، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں باز ساتھی شامل ہے اور "پیشین گوئیاں" اور "پیارے نبی ایسے تھے" کے مختصر رسالے/کتابچے سیرتی واقعات و جہات سے متعلق ہیں، ان کے علاوہ سیرت صحابہ و سیرت انبیا پر ان کی تالیفات کا ایک سلسلہ ہے۔

۳۔ مقبول احمد سیوہاروی "بزم پیغمبر" مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی (ص ۱۳۲) اس میں زندگی کے مختلف معاملات سے متعلق ارشادات جمع کر دیے ہیں۔

۴۔ خواجہ حسن نظامی (م ۱۹۵۵ء)۔ سیرت نبوی (ص ۱۴۴) اول دہلی سے شائع کی گئی، بعد کے کئی ایڈیشن پاک و ہند کے اداروں سے چھپے، جیسے لاہور، ۱۹۸۷ء کا ایڈیشن۔

۵۔ مجیب اللہ ندوی (م ۲۰۰۶ء)۔ بچوں کے لیے سیرت نبوی (ص ۳۶)

۶۔ امۃ اللہ تسنیم۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبہ اسلام لکھنؤ، ۱۹۸۰ء/ ۲ کے علاوہ ان کے برادر اصغر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب قصص النبیین کے پانچویں حصے کا اردو شگفتہ ترجمہ ہے، وہ

بچوں کی قصص الانبیا کے عنوان سے چھاپی گئی، مکتبہ اسلام لکھنؤ ۲۰۰۵ء۔

۷۔محترمہ سلطانہ آصف فیضی ''پیارے رسول'' جولائی ۱۹۴۷ میں اولین بار شائع ہوئی، وہ سادہ زبان اور بچوں کی نفسیات کے مطابق لکھی گئی ہے۔

۸۔خواجہ عبدالحئ فاروقی۔ ہمارے رسول (ص ۷۲) مکتبہ پیام تعلیم، نئی دہلی۔

۹۔عبدالواحد سندھی، رسول پاک (ص ۸۰) مکتبہ پیام تعلیم، نئی دہلی ۱۹۹۸ء یہ دونوں کتابیں جدید ہندوستان کے آغاز میں مرتب کی گئیں۔

تاریخ اسلام/ملت وامت کے سلسلے

۱۔ قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی (م ۱۹۹۱ء) نبی عربی (ص ۱۶۴) ان کے سلسلہ، تاریخ ملت کی اولین جلد ہے، جو ہائی اسکول کے طلبہ وطالبات کی ضرورت نصاب کے لیے مرتب کی گئی۔

۲۔ قاضی موصوف کی دوسری ضخیم اور قدرے معیاری کتاب ''سیرت طیبہ'' (ص ۴۴۴) ہے، جو کالج اور یونی ورسٹی کی نصابی وتعلیمی ضروریات کے لیے مرتب کی گئی، ندوۃ المصنفین دہلی سے شائع ہوتی رہی۔

۳۔سید راحت ہاشمی کے اسلامی نصاب سلسلے کی جلد دوم جس کا ذکر اوپر آچکا۔

۴۔فرید الوحیدی۔ رسول عربی، ان کے سلسلہ تاریخ اسلامی کی جلد اول (ص ۹۶) سیرت نبوی پر ہے اور آزادو ہند کے اولین زمانے کی تصنیف۔

۵۔ اسلم جیراج پوری (م ۱۹۵۵)۔ تاریخ الامت کا حصہ بہ عنوان سیرت الرسول (ص ۲۴۰) میزان پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۵۰ کے علاوہ متعدد مقامات سے شائع ہوا۔

۶۔شاہ معین الدین ندوی (م ۱۹۷۴ء)۔تاریخ اسلام کا حصہ/ حصہ سیرت نبوی، دارالمصنفین اعظم گڑھ۔

۷۔محمد یاسین مظہر صدیقی۔ تاریخ تہذیب اسلامی کا حصہ اول، سیرت نبوی، قاضی پبلشرز، نئی دہلی ۱۹۹۴ء (ص ۲۳۹) جدید اضافہ شدہ ایڈیشن ۲۰۱۸ء (ص ۵۲۸) عربی مدارس، دارالعلوم اور کالج ویونی ورسٹی کے بی اے سطح کے طلبہ وطالبات کے نصابی سلسلے اور عام تعلیم یافتہ قارئین کے مطالعے کے لیے بھی موزوں، وہ سیرت نبوی/ تاریخ اسلامی کا تجزیاتی مطالعہ ہے، جو پچاس سالہ

تجربات مطالعہ ودرس وتدریس کا نتیجہ ہے اور جس میں تہذیب اسلامی پر ارتکاز کیا گیا۔ بہت سی عصری جامعات اور عربی مدارس میں داخل نصاب ہے۔

۸۔ثروت صولت کا سلسلہ تاریخ ملت اسلامی کا اولین حصہ

سولات جوابات پر مبنی کتب/ رسائل سیرت

جدید رجحان تعلیم اور اصول تدریس کے مطابق متعدد رسائل سیرت اور کتابچے مختلف تعلیمی وتربیتی اداروں نے شائع کیے ہیں، ان کی تعداد خاصی ہے اور برصغیر کے دونوں حصوں میں ان کی وجہ سے کم سن طلبہ وطالبات کے ساتھ عام قارئین اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سیرت شناسی بخشی گئی ہے، متعدد پاکستانی اساتذہ اور مرتبین رسائل کوئز نے بھی اپنی تالیفات مرتب کیے اور وہ ہندوستان میں بھی کافی مقبول ومتداول ہیں، جیسے علی اصغر چوھدری کا کتابچہ ''حیات رسول''۔

سیرۃ النبی کوئز

ہندوستانی اداروں میں فیروس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ممبئی وکوکن وقتاً فوقتاً بڑی تیاریوں کے ساتھ اور اعلیٰ پیمانے پر مقابلہ سیرت کراتا رہا ہے، طلبہ وطالبات کی سہولت اور اساتذہ وشرکا کی آسانی اور مقابلے کے مصنفین کی رہ نمائی کے لیے اس ادارے نے ''سیرۃ النبی کوئز'' دوسرے اسلامی عناوین/ اسلامیات کے مانند تیار کیا، سیرۃ النبی کوئز چالیس صفحات کا رسالہ ہے اور ۵۸۰ سولات وجوابات پر مشتمل۔ اسے فاؤنڈیشن کے تین اساتذہ مولانا اختر سلطان اصلاحی، مولانا حسن کمال ندوی اور مولانا شفیع الرحمٰن عمری نے مرتب کیا ہے۔ اشاعت کا سنہ ۲۰۰۸ء ہے۔

مولانا محمد یاسین ذکی ''سیرت نامہ'' استاد جامعۃ الفیصل بجنور کی تالیف، ملت اکیڈمی، بجنور ۲۰۱۰ء (ص ۶۴، ۳۱۶ سوالات وجوابات) سیرت نبوی کے قریب قریب تمام ضروری معلومات وواقعات کا احاطہ کرتی ہے۔

سیرت قرآنی

سیرت نبوی کو مصادر سیرت وحدیث کی روایات کے علاوہ قرآن مجید کی آیات کریمہ کے تناظر میں مطالعہ کرنے کی روایت قدیم سے ہے، اردو سیرت نگاری نے عربی مصادر وماخذ کے قدیم وجدید

مؤلفین کرام سے یہ روایت عظیمہ وارثت میں پائی اور اپنے آغاز سے اس جہت خاص میں تالیف کا کام کیا، برصغیر پاک وہند کے علما واکابر اور محققین ومؤلفین بالخصوص ماہرین علوم قرآنی نے اس صنف سیرت نگاری میں معیاری کتب سیرت کی تدوین کی، کتابیات نگاروں نے خاص اس جہت سیرت نگاری پر خاصی بڑی تعداد کا سراغ لگایا ہے اور وہ جامع وکامل نہیں، اندازہ ہے کہ وہ ایک صدی سے متجاوز ہے، مولانا سید عزیز الرحمٰن اور حافظ محمد عارف گھانچی نے ان کی تعداد وتفصیل دی ہے۔ ان میں سرزمین ہند کے خاص مؤلفین سیرت میں شامل ہیں:

مولانا عبید اللہ سندھی (م ۱۹۴۴ء) کے افادات۔ النبی الامین والقرآن المبین، مرتب قمر الدین حیدرآباد، ۱۹۸۲ء (دو جلدیں ص ۱۸۴+ ۳۶۴۱۸)

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء)۔ رسول رحمت، مرتب غلام رسول مہر، لاہور ۱۹۷۰ء دہلی (ص ۷۹۹)

متعدد دوسرے جن کی کتب پاک مراکز اشاعت سے منظر عام پر آئیں جیسے مفتی انتظام اللہ شہابی اور فروع علوی کا کوروی وغیرہ۔

جدید ہندوستان میں متعدد علما اور محققین سیرت نے کئی معیاری تالیفات پیش کیے، ان میں حسب ذیل اہم ترین ہیں:

مولانا محمد اجمل خان الہ آبادی۔ سیرت قرآنیہ ۱۹۵۱ء، وہ مولانا ابوالکلام آزاد کے سکریٹری تھے۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ قصص القرآن کی جلد چہارم کے تین سو صفحات سیرت نبوی پر ہیں، ندوۃ المصنفین دہلی، دارالاشاعت کراچی۔

مولانا عبدالماجد دریابادی (م ۱۹۷۶ء)۔ سیرت نبوی قرآنی، پاک وہند کی متعدد طباعتیں۔

مکہ بکس لاہور غیر مورخہ، وہ اصلاً مولانا مرحوم کے خطبات مدراس کی ایک کڑی ہے جو ۱۹۵۷ء میں وہاں کی مجلس سیرت کے زیر اہتمام پیش کیے گیے تھے۔

ارشد القادری۔ محمد رسول اللہ قرآن میں، مکتبہ فریدیہ، ساہیوال۔

مولانا محمد اسجد قاسمی۔ سیرت نبوی قرآن مجید کے آئینے میں۔

ڈاکٹر محمد ذکی۔ اعجاز سیرت (صرف قرآن کی روشنی میں) بیکن پبلشرز، علی گڑھ ۲۰۰۳ء (ص ۲۸۳)۔

مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی۔ قرآن مجید، بہ حیثیت مآخذ سیرت، ادارہ دعوت القرآن، لکھنؤ ۲۰۱۶ء۔

جہات سیرت نگاری

عربی مصادر سیرت اور عربی سیرت نگاری کی ایک قدیم روایت سوانح طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور زاویوں کے اجاگر کرنے سے متعلق ہے۔ ان کی دو بڑی اقسام کی جاسکتی ہیں:

ایک وہ مطالعات سیرت جن کا بہ راہ راست تعلق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور حیات وخدمات جلیلہ سے ہے۔

دوسری وہ کتب، کتابچے اور رسالے یا مقالات کتاب نما جن کا ذات وسیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالواسطہ اشخاص واحوال کے حوالے سے ہے۔

ان دو بڑی وسیع اقسام کی اپنی اپنی ذیلی تقسیمات کی جاسکتی ہیں اور کتابیات نگاروں اور محققین سیرت نے کی بھی ہیں کہ ان سے بوقلمونی سیرت کے رنگ جداگانہ نظر آتے ہیں۔ عربی کتابیات نگار صلاح الدین المنجد نے اپنی جامع ومعروف کتاب: معجم ما الف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی ایک مسلسل ومتواتر تقسیم میں بیسیوں جہات کا ذکر کیا ہے۔ اس مطالعہ خاک سار میں ان دونوں کی الگ الگ ضمنی تقسیمات کا ذکر موضوعات وجہات سیرت کی بہتر تفہیم وتجزیے کی خاطر کرکے ہر ایک کے ذیل میں اس کی اہم تالیفات ومطالعات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

سیرت نبوی سے بہ راہ راست متعلق و وابستہ مطالعات وتصنیفات میں سے ایک اہم جہت و تقسیم حیات وسوانح و واقعات عہد کی ہے، جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف مراحل حیات: بچپن، لڑکپن، جوانی، قبل بعثت، بعد بعثت مکی دور، مدنی زمانے کے واقعات واحوال اور مطالعات، خاص سیرت نبوی کے معاملات میں اخلاق، اسوہ، دعوت وتبلیغ وغیرہ، یعنی بہ حیثیت بشر وانسان کامل اور بہ طور نبی ورسول الٰہی کے معاملات گوناگوں ان میں شامل ہیں۔ معمولات عام، شبانہ وروزانہ کے معمولات ومشاغل، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور اسوہ کریمانہ کے حوالے سے سیرت نگاری، بہ طور داعی، مبلغ، معلم، مزکی، صاحب قرآن، معجزات وبرکات، ناموس رسول، ختم نبوت، خاتم الانبیاء وسید المرسلین، احکام وشرائع اسلامی، مکاتیب وفرامین نبوی وغیرہ۔

واقعات عہد نبی کی ذات و کارکردگی کا رسول اللہ ﷺ سے بہ راہ راست تعلق وارتباط تھا اور ان میں بہت سے واقعات واحوال وظروف کا مطالعہ آتا ہے، جیسے ہجرت مدینہ، ہجرت حبشہ، غزوات وسرایائے نبوی، سماجی مطالعات، معاشی واقتصادی تحقیقات، سیاسی نظام وتنظیم حکومت اور اس کے مختلف ادارے۔

بالواسطہ مطالعات سیرت میں اہم موضوعات یہ ہیں: ازواج مطہرات، عبقریات عہد نبوی، صحابہ وصحابیات، عہد نبوی کے یہود ونصاریٰ اور مشرکین اور ان کے مطالعات، دور حاضر کے حوالے سے سیرت نبوی کی معنویت وافادیت، جو اصلاً آپ ﷺ کی مسلسل وابدی نبوت کا لازمہ ہے اور اسلام وسیرت کے حوالے سے مستشرقین وغیر مسلمین کا کام بھی اور ان پر نقد وتجزیے پر مبنی تصانیف بھی ہیں۔

جہات سوانح وسیرت وحی

محمد یاسین مظہر صدیقی۔ وحی حدیث۔ اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی ۲۰۰۴ء (ص ۲۲۰)

داعی/دعوت

محمد یوسف اصلاحی۔ داعی اعظم۔ ماہنامہ ذکریٰ، رام پور ۱۹۷۵ء کا خاص نمبر، دعوت وترتیب کے لحاظ سے ایک مجموعہ مقالات۔

۲۔ محمد حمید اللہ، داعی اسلام۔

اسوہ حسنہ

مولانا محمد ظفیر الدین۔ اسوہ حسنہ (مصائب سرور کونین ﷺ) جلد اول۔ ندوۃ المصنفین، دہلی ۱۹۵۹ء۔

مولانا محمد مجیب اللہ ندوی۔ اسوہ حسنہ۔ تاج کمپنی، دہلی ۲۰۰۰ء۔

معمولات نبوی

محمد فاروق ندوی۔ رسول اللہ ﷺ کے دن رات

عبدالقدوس رومی۔ معمولات نبوی۔

ہجرت نبوی

مولانا محمد علاؤالدین ندوی۔ ہجرت مصطفیٰ۔ مجلس علم وعرفان لکھنؤ، ۱۹۹۷ء (ص ۴۴۸)
دو ابواب پر مشتمل، باب اول: ہجرت حبشہ وغیرہ، باب دوم: ہجرت مدینہ: اسرار وحکم وغیرہ، اغلاط زبان وبیان

معجزات نبوی

احمد سعید دہلوی۔ معجزات رسول اکرم ﷺ۔ مکتبہ عارفین، کراچی ۱۹۸۴ء (ص ۱۶۸)
محمد شیث تیمی۔ جہاد اسلامی، سیرت نبوی کے آئینے میں۔

اخلاق نبوی

امداد صابری۔ رسول خدا کا دشمنوں سے سلوک (ص ۱۲۸) سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۵۹ء
اخلاق حسین قاسمی۔ اخلاق رسول۔ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی ۱۹۸۶ء (ص ۲۸۸)

ختم نبوت

محمد ادریس کاندھلوی۔ ختم نبوت۔ ادارۃ المعارف، کراچی/ ادارہ اسلامیات، لاہور ۱۹۷۷ء (ص ۱۲۸،۸۰)

قاری محمد طیب۔ ا۔ آفتاب نبوت۔ ادارہ عثمانیہ، لاہور ۱۹۶۱ء (دو جلدوں میں) آیت کریمہ: داعیا الی اللہ باذنہ الخ کی تفسیر
۲۔ خاتم النبیین۔ ادارہ عثمانیہ، لاہور ۱۹۶۲ء مسئلہ ختم نبوت پر

ابوالحسن علی ندوی۔ منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین۔ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ، مجلس نشریات اسلام، کراچی ۱۹۷۶ء (ص ۲۸۸)
توقیر عالم فلاحی۔ داعی اعظم کی عالم گیر نبوت
ڈاکٹر محمد ذکی۔ پیام رحمت۔ بیکن پبلی کیشنز، علی گڑھ ۲۰۰۰ء
مجاز اعظمی۔ آثار نبوت

عصر حاضر میں معنویت

ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی۔ عصر حاضر میں اسوہ رسول کی معنویت۔ فیکلٹی دینیات، مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ ۲۰۰۸ء (ص ۱۹۲) گیارہ مقالات کا مجموعہ
عروج قادری۔ سیرت نبوی اور ہم

ناموس رسول

سکندر احمد کمال۔ ناموس رسول۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ ۲۰۰۲ء (ص ۱۴۴)

مکاتیب نبوی

سید محبوب رضوی۔ مکتوبات نبوی۔ مختلف طباعتیں، ادارہ اسلامیات، لاہور، نذیر سنز، لاہور، یونائٹڈ آرٹ پرنٹر، لاہور، ۱۹۷۸ء، ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۵ء (مکمل ترین کتاب: بالترتیب: ص ۳۲۰، ۳۳۰، ۲۷۲)

حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ بلاغ المبین (یعنی مکاتیب سید المرسلین ﷺ)۔ امجد اکیڈمی، لاہور ۱۹۷۷ء (ص ۲۹۵)

نثار احمد فاروقی۔ رسول اللہ ﷺ کے خطوط وفرامین۔ ۲: الرسالات النبویہ/ حمید اللہ کے الوثائق کا انتخاب وترجمہ، نقوش رسول نمبر دوم

غزوات وسرایا

ڈاکٹر رؤوفہ اقبال، عہد نبوی کے میدان جنگ، حیدر آباد دکن (ص ۱۰۲) ملت پبلی کیشنز اسلام آباد مرتبہ واضافہ، ڈاکٹر محمد میاں صدیقی (ص ۱۸۰)

ڈاکٹر رؤوفہ اقبال، عہد نبوی کے غزوات وسرایا، ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ ۱۹۸۴ء (ص ۲۴۷)

محمد یاسین مظہر صدیقی: ۱۔ عہد نبوی کے اولین غزوات وسرایا، محرکات ومسائل ومقاصد، نقوش رسول: لاہور ۱۹۸۳ء/ قاضی پبلشرز، نئی دہلی ۱۹۸۵ء (ص ۷۲)

۲۔ غزوات وسرایا کے اقتصادی جہات/ غزوات وسرایا کے اقتصادی پہلو، ادارہ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ ۲۰۰۱ء (ص ۱۹۱) مشتاق بک کارنر، لاہور (ص ۲۲۴)

عبد الباری، رسول کریم کی جنگی اسکیم

عبد الرحمٰن کیلانی، رسول اکرم ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار

محمد صدیق، رسول اکرم ﷺ کا نظام جاسوسی

محمد ادریس، رسول رحمت تلواروں کے سائے میں

مولانا سعید احمد اکبر آبادی، عہد نبوی کے غزوات وسرایا اور ان کے مآخذ پر ایک نظر، جمع و

تدوین: حمیرا ناز، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی ۲۰۰۹ء (ص ۲۳۸)

مولانا انتخاب اعظمی، اخلاق نبوی غزوات کے آئینے میں، اعظم گڑھ

سماجی مطالعات

قاضی اطہر مبارک پوری: ۱۔ عرب و ہند عہد رسالت میں، ندوۃ المصنفین، دہلی ۱۹۶۵ء، مکتبہ عارفین، کراچی (ص ۲۰۰)

۲۔ خیر القرون کی درس گاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت، شیخ الہند اکیڈمی، دیوبند، ۱۹۹۵ء (ص ۳۹۲)

سراج الدین ندوی، رسول خدا کا طریقہ تربیت

محمد یاسین مظہر صدیقی: ۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خواتین، ایک سماجی مطالعہ، اسلامک بک فاؤنڈیشن نئی دہلی ۲۰۰۶ء، نشریات، لاہور ۲۰۱۱ء (ص ۲۲۰)

۲۔ عہد نبوی میں قریش و ثقیف تعلقات، وفاقی اردو یونی ورسٹی ۲۰۱۵ء (ص ۳۰۴)

۳۔ عہد نبوی میں اختلافات، قاضی پبلشرز، نئی دہلی ۲۰۱۴ء، دار النوادر، لاہور، (ص ۲۶۴)

۴۔ مکی عہد نبوی میں اسلامی احکام کا ارتقا، فرید بک ڈپو نئی، دہلی / صفا شریعت کالج، ڈومریا گنج ۲۰۰۸ء (ص ۵۹۸)

متین طارق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سماجی زندگی

یونس پالن پوری، مدنی معاشرہ

اختر الواسع، سیرت طیبہ میں سماجی انصاف

تہذیب و تمدن

محمد یاسین مظہر صدیقی: ۱۔ عہد نبوی کا تمدن، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی ۲۰۱۱ء، دار النوادر لاہور، ۲۰۱۲ء (ص ۸۰۸)

۲۔ تاریخ تہذیب اسلامی، قاضی پبلشرز، نئی دہلی ۱۹۹۴ء جلد اول (ص ۲۳۹) جدید ایڈیشن ۲۰۱۸ء (ص ۵۲۸)

اقتصادی و معاشی مطالعات

محمد یاسین مظہر صدیقی، معاش نبوی، مکتبہ کتاب خانہ سیرت، کراچی ۲۰۱۶ء (ص ۱۷۱)

۲۔ غزوات و سرایا کی اقتصادی جہات، مذکورہ بالا کے علاوہ بہت سے مقالات سیرت میں اس

کے مباحث۔

سیاسی مطالعات

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ا۔ رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، طبع اول ۱۹۵۰ء، دارالاشاعت کراچی، جدید طبعات ۱۹۸۰ء (مضامین کا مجموعہ)

۲۔عہد نبوی کی سیاست کاری کے اصول، حیدرآباد دکن ۱۹۴۳ء

نظام حکومت

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، عہد نبوی میں نظام حکم رانی، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی ۱۹۴۴ء/ مکتبہ ابراہیمیہ، حیدر آباد دکن، جدید ایڈیشن اردو اکیڈمی سندھ کراچی ۱۹۸۱ء

محمد یاسین مظہر صدیقی: ا۔عہد نبوی میں تنظیم ریاست وحکومت، قاضی پبلشرز، نئی دہلی ۱۹۸۵ء طبع خالص (ص ۱۰۰۳) نقوش رسول نمبر، لاہور ۱۹۸۳ء میں شامل (جلد ۵۔ ۱۲)

۲۔عہد نبوی کا نظام حکومت، ادارہ تحقیق وتصنیف علی گڑھ، پاک ایڈیشن، الفیصل، لاہور ۱۹۹۵ء (ص ۱۳۶)

عبقریات عہد نبوی

سیرت نبوی کے متعلقات واطراف میں قدیم ومتوسط اور متاخر سیرت نگاران رجحان ساز نے صحابہ کرام وصحابیات طاہرات بالخصوص ازواج مطہرات اور امہات نبوی پر گراں قدر تالیفات بہ طور رسائل وکتب مرتب کیں۔ ان کو سیرت نبوی کے مکملات کا درجہ حاصل ہے کہ وہ متعدد نئی جہات ومعلومات سیرت کو ان میں جمع کردیتے ہیں اور سیرت طیبہ کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔ سیرت نگاروں نے روز اول سے ان اطراف ومکملات سیرت سے اعتنا کیا اور بیسویں صدی عیسوی میں ان میں قابل قدر اور بنیادی کام کیے، جن کی وجہ سے بعد میں عمدہ کتابیں وجود میں آئیں۔

ان میں دو قسم کی کتب وتحقیقات شامل ہیں:

ایک وہ جن کا تعلق صرف عہد نبوی تک محدود ہے۔

اور دوسری وہ جو اس کے بعد خلافت اسلامی کے اولین ادوار میں ان کے حیات وکردار کو بھی محیط ہیں۔

عبقریات عہد نبوی کے عنوان سے ان کا تذکرہ کیا جانا موزوں لگتا ہے کہ وہ سب کا جامع ہے۔

بیسویں صدی عیسوی میں ان میں سے چند اہم ترین کتب یہ ہیں:

کتب صحابہ کرام میں قاضی محمد سلمان منصور پوری ایک کتاب اصحاب بدر اور اصحاب صفہ کے علاوہ کئی اکابر نے اصحاب صفہ اور بدری صحابہ پر کتابیں تالیف کیں۔

جدید ہندوستان میں متعدد کتب صحابہ وصحابیات وغیرہ اردو میں مرتب کی گئیں یا عربی سے اردو میں ترجمہ کی گئیں۔ ان میں امیر جماعت تبلیغی مولانا محمد یوسف کاندھلوی کی حیات الصحابہ (تین جلدوں میں) ہے اور بہت مقبول ہے۔ دوسری کتب صحابہ وصحابیات ہیں:

عبدالسلام ندوی: ۱۔ سیر الصحابہ، دارالمصنفین، اعظم گڑھ (نو جلدیں)

۲۔ سیر الصحابیات،

مجیب اللہ ندوی: ۱۔ اہل کتاب صحابہ وتابعین، دارالمصنفین / جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ

۲۔ غریب صحابہ کی داستان حیات

نور عالم خلیل، صحابہ رسول اسلام کی نظر میں

ارکان خاندان رسالت

محمد یاسین مظہر صدیقی: ۱۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، رسول اکرم ﷺ کی انا، دارالعلم والتحقیق، کراچی، کتابچہ (ص ۵۱)

۲۔ حضرت ثویبہ، رسول اکرم ﷺ کی رضاعی ماں، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی ۲۰۰۹ء (ص ۱۲۰)

۳۔ عبدالمطلب ہاشمی، رسول اکرم ﷺ کے دادا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی، بیت الحکمت لاہور ۲۰۰۶ء (ص ۱۲۰)

۴۔ رسول اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں، مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن ۲۰۱۱ء

ازواج مطہرات

محمد ادریس فاروقی، سیرت خدیجۃ الکبریٰ

سید سلیمان ندوی، سیرت عائشہ، دارالمصنفین، اعظم گڑھ

فیض احمد بھٹکلی، رسول اللہ ﷺ کے تعدد ازواج کی حکمتیں

فرید خانم، امہات المؤمنین، دہلی/ ملک انور کمپنی، لاہور ۲۰۱۱ء (ص ۵۶)

ڈاکٹر محمد طاہر (مرتب): ۱۔ سیرت امہات المؤمنین، ۲۔ مقدس مائیں، ۳۔ مومنوں کی مائیں، تین سالانہ مسلسل سیمناروں کے مقالات کے مجموعے/ مقالات علاوہ شرکا جن کا ذکر الگ الگ موضوع کے تحت آتا ہے۔

ان کے علاوہ متعدد دوسری تصانیف بھی ہیں۔

کتب ومقالات بشارت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت وسیرت سے متعلق بشارت انبیائے کرام صحف سماویہ، دیگر کتب مقدسہ اور ''احبار وکہان'' کا ذکر قدیم مصادر سیرت وحدیث سے مسلسل چلتا آرہا ہے۔ کتب حدیث میں احادیث انبیا اور سیرت ابن اسحاق وغیرہ میں متعدد مباحث اس موضوع پر ہیں متعدد، قدیم ومتوسط اور متاخر ادوار کے علما وماہرین نے اس موضوع پر خاص کتابیں/ کتابچے مرتب کیے، جن کا ذکر صلاح الدین المنجد وغیرہ کی کتابیات میں ملتا ہے۔ اردو سیرت نگاری اپنے آغاز سے اس جہت سیرت نگاری کو خاصی اہمیت دیتی رہی اور متعدد نامور سیرت نگاروں نے ان کے ابواب وفصول اپنی کتب سیرت میں قائم کیے، جیسے سید سلیمان ندوی کی سیرۃ النبی جلد سوم، منصور پوری کی رحمۃ للعالمین اور کاندھلوی کی سیرۃ المصطفیٰ میں موجود ہیں۔ یہی دو طریق نگارش اور بھی سیرت نگاروں کے ہاں ملتے ہیں۔

اردو سیرت نگاری کے عہد زریں میں متعدد صاحبان تالیف اور علمانے خاص بشارات پر اپنی تصانیف مرتب کیں اور وہ مختلف عناوین وموضوعات کے ساتھ خاص ہیں اور بعض بعض نے تمام مذاہب کی کتب مقدسہ کی بشارات محمدی کو جمع کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ان میں مشہور ترین حسب ذیل ہیں:

مولانا عنایت اللہ عباسی چڑیا کوٹی۔ بشریٰ (کتب سماویہ کی بشارت) ہجرہ انٹرنیشنل پبلشرز، لاہور ۱۹۸۴ء (ص ۴۴۳)

حبیب الرحمٰن شیروانی۔ سیرت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بائبل کی روشنی میں، ادارہ مطبوعات سلیمانی، لاہور، باراول ۱۹۵۷ء دوم ۱۹۸۲ء (ص ۸۰)

مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری۔ آخری رسول، مدنی دارالتالیف بجنور (روضۃ الاحباب کا باب بشارات نکال دیا اور نئے سرے سے کتاب لکھی اور تمام کتب مذاہب کی بشارات جمع کردیں)

ڈاکٹر مقصود احمد، کتب سابقہ میں سید المرسلین سے متعلق بشارتیں، فلاح دارین ٹرسٹ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۰۰۶ء (ص ۲۳۴) عہد نامہ قدیم اناجیل برناباس/عہد نامہ جدید متی، مرقس وغیرہ کی بشارتیں، مؤخر الذکر جدید ہندوستان کی ایک عمدہ تحقیقی کتاب بشارات ہے۔

اردو تراجم

اردو سیرت نگاری کے ادب عالیہ کو مالا مال کرنے میں اصل عربی مصادر اور متاخر کتب افاضل کا بڑا ہاتھ ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ان تراجم نے کسی قدر اردو سیرت نگاری کے آغاز وارتقا میں حصہ لیا تھا۔ شاید یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ تراجم نے عالمی زبانوں کی تشکیل وتعمیر میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ برصغیر پاک وہند کے مختلف مراکز علوم وفنون اور جامعات اور اداروں کے علاوہ بہت سے افراد اور عبقریات نے اردو سیرت نگاری کا دامن ان سے بھر دیا۔ اور یہ سلسلہ کافی پہلے سے چلتا رہا اور اپنی قرن بہ قرن اور صدی بہ صدی کی سیرتی میراث دوسرے علوم وفنون کے مانند جدید ہندوستان کے علما واہل قلم کو دے گیا۔ جدید سیرت نگاروں نے اپنے عالم وفاضل اور عظیم وجلیل پیش روؤں کو اپنے زمانے میں نہ صرف زندہ جاوید بنایا بل کہ ان کے کارناموں سے راہ نمائی حاصل کی۔ بسا اوقات وہ سلف کے کارناموں پر بھی بازی مار لے گیے۔ قرآن مجید کے اردو تراجم اس کی ایک اہم شہادت ہیں اور مصادر سیرت کے اردو تراجم جدید زبان وبیان اور سلامت وفصاحت کے لحاظ سے شاہد عدل۔

اردو تراجم کتب سیرت کو چند ذیلی یا فنی جہات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ان میں بہ وجوہ کامل وجامع کتب سیرت عربی کے تراجم کو فوقیت حاصل ہے۔

جامع وکامل کتب سیرت کے تراجم

عربی مصادر سیرت میں سے بیش تر کے اردو تراجم سرحد پار اور آزادی سے قبل کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں دونوں ملکوں کے مترجمین شامل ہیں۔

دوسرے ناشرین ومطابع کے کارناموں کے اعتراف کے ساتھ یہ فضیلت وشرف مشہور زمانہ

نفیس اکیڈمی کراچی کو کثرت و معیار کے لحاظ سے حاصل ہے۔ بہ ہر حال جدید ہندوستان میں مصادر اصلی میں سے بعض کے تراجم بالخصوص سیرت کے ابواب سے متعلق حصوں کے تراجم بہت عمدہ اور سلیس زبان میں کیے گیے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض مقبول و پسندیدہ کتب سیرت کے تراجم کئی کئی بزرگوں اور عالموں نے کیے ہیں اور وہ ان کے فنی و علمی رجحان و میلان کو بھی ثابت کرتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم ترین حسب ذیل ہیں:

۱۔ مولانا عبداللہ عمادی (م ۱۱ شوال ۱۳۶۶ / ۱۹۴۶) طبقات ابن سعد کے جز اول: اخبار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اردو ترجمہ، نفیس اکیڈمی کراچی (ص ۵۱۲) بہ حوالہ وفیات معارف ۱۶۳: مولانا عمادی نے تاریخ طبری اور تاریخ یعقوبی کے بھی ترجمے کیے تھے۔

۲۔ سید محمد ابراہیم ندوی، تاریخ الطبری کے حصہ سیرت کا ترجمہ، نفیس اکیڈمی کراچی، بار اول: ۱۹۶۷ء، بار دوم: ۱۹۸۰ء (ص ۵۴۴)

۳۔ طلحہ بن ابوسلمہ ندوی، سیرت رسول، ابن قتیبہ دینوری کا حصہ سیرت۔

۴۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ، کتاب المحبر، محمد بن حبیب بغدادی کا ترجمہ، قرطاس، کراچی ۲۰۱۱ء (ص ۳۳۲)

۵۔ مفتی محمود حسین گنگوہی / اظہار الحسن کاندھلوی، سیرت سید البشر، محب الدین طبری کے شہرہ آفاق "خلاصۃ سیر سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا ترجمہ، مؤخر الذکر نے نہ صرف ترجمہ ذکر کیا، بل کہ اس کی تصحیح و اشاعت بھی کی، دار المطالعہ (ادارہ تصنیف) سورت ۲۰۰۵ء (ص ۲۳۴)۔

۶۔ اصغر علی امام مہدی سلفی، رسول رحمت (محمود شاکر کی کتاب کا ترجمہ مع تقدیم) الحکمۃ پبلی کیشنز، دہلی ۲۰۱۶ء۔

۷۔ امام ابن قیم کی کتاب لطیف زاد المعاد کے ترجمہ و تلخیص کا کام متعدد شیوخ الحدیث، علمائے کرام اور دانش وران و سیرت نگاران جدید نے کیا ہے جیسے کہ متعدد قدما نے اول دور میں اس کے تراجم کیے تھے۔ ان میں سے مولانا کرامت علی جون پوری (م ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء) کا ترجمہ انوار محمدی، جامعۃ الرشاد، اعظم گڑھ ۱۹۹۶ء نے کیا تھا۔ (ص ۳۵۵)

جدید مترجمین میں شامل ہیں:

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا، شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور (ص ۴۶۲)

مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی، اسوہ حسنہ/ ھدی الرسول ﷺ جو اختصار کتاب بھی ہے، میر محمد کتب خانہ، کراچی ۱۹۸۶ء (ص ۲۶۸) جدید واضافہ شدہ طباعت ہے۔

مولانا عبدالحمید اصلاحی، زادالمعاد، جلد اول کا ترجمہ، مرکز ابوالکلام آزاد للتوعیۃ الاسلامیہ، نئی دہلی، ۱۹۹۵ء (ص ۴۲۸)۔

مولانا مقتدیٰ حسن ازہری، مختصر زادالمعاد (اردو ترجمہ مع تلخیص واختصار) ادبیات، لاہور (ص ۳۸۴)۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری، ا۔طب نبوی (کتاب ابن قیم کا ترجمہ)۔

۲۔تجلیات نبوت (دارالسلام پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۷ء (۲۸۰ ص)۔

جدید کتب عربی

سیرت کے سایے میں (عبدالحلیم عویس کی کتاب) جامعہ سلفیہ، بنارس

سیرت النبی (مصطفیٰ سباعی کی کتاب کا ترجمہ)۔

محمد عنایت اللہ سبحانی، محمد عربی (احمد برانق کے مرتبہ مجموعہ مقالات سیرت کا ترجمہ) مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی، اسلامک پبلشرز، لاہور، متعدد طباعتیں۔

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی:

ا۔سیرت رسول ﷺ، دروس ونصائح (محمد سعید رمضان البوطی کی فقہ السیر ۃ النبوۃ کا ترجمہ)، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۲۰۱۴ء اضافہ شدہ، ۶۵۲ ص، مجلس نشریات لاہور ایڈیشن ۲۰۰۷ء (۶۵۲ ص)۔

۲۔عہد نبوی کا مدنی معاشرہ (سید محمد لقمان اعظمی ندوی کی کتاب) البدر پبلشرز، لاہور ۱۹۹۴ء (۷۵ ص)

۳۔روایات سیرت کا تنقیدی جائزہ (البانی کی کتاب) اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی

حکیم محمد عبدالرشید نقش بندی، دربار رسول کے فیصلے (محمد بن المالکی قرطبی کا ترجمہ) مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۱۹۸۹ء۔

مولانا شمس الحق ندوی، حضور ﷺ بہ طور استاد ومربی (عبدالفتاح ابوغدہ) مجلس تحقیقات

ونشریات اسلام، لکھنو/کراچی ۲۰۰۳ء (۱۹۶ص)۔

محمد فہیم اختر ندوی، عورت عہد رسالت میں (عبدالحلیم ابوشقہ) قاضی پبلشرز، نئی دہلی/نشریات اسلام، لاہور ۲۰۰۷ء (۴۷۵ص)۔

محمد اصغر، عہد نبوی کی برگزیدہ خواتین۔

مختار احمد ندوی:

۱۔ معجزات نبوی (علامہ عبدالعزیز) میاں انٹر پرائز، لاہور ۲۰۰۶ء (۱۵۲ص)

۲۔ پیارے رسول کی پیاری وصیتیں (البانی کی کتاب)

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم (یوسف القرضاوی)۔

محمد یاسین مظہر صدیقی: شاہ ولی اللہ کا فلسفہ سیرت (حجۃ اللہ البالغہ کے باب سیرت کا ترجمہ مع حواشی) ادارہ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ ۲۰۰۱ء (۱۳۹ص)۔

عربی مقالات وکتابچے

عربی کتب ومقالات کے اردو تراجم کی ایک اہم صنف وجہت مصادر سیرت نبوی کی ہے۔ متعدد ہندی سیرت نگاروں اور علما نے ان کے تراجم کیے ہیں، جیسے نقوش رسول نمبر لاہور کے تراجم کتب ومقالات۔

نثار احمد فاروقی، سیرت نبوی کی اولین کتابیں اور ان کے مؤلفین (جوزف ہورووتس کے مقالے کا ترجمہ) نقوش ۱۹۸۲ء جو بعد میں کتابی شکل میں چھاپا گیا۔

محمد اجمل اصلاحی نے تین مقالات علماء عرب کے تراجم کیے:

۱۔ ابن حزم الاندلسی اور جوامع السیرۃ/احسان عباس وناصر الدین کا مقالہ

۲۔ ابن عبدالبر قرطبی کی الدرر فی اختصار المغازی والسیر/مقالہ شوقی ضعیف

۳۔ حضرت عروہ بن الزبیر پہلے سیرت نگار/خلیل ابراہیم کا مقالہ

ان کے علاوہ دوسرے مقالات کے تراجم دوسرے رسائل وجرائد میں بھی شائع کیے گئے ہیں۔

فارسی کتب

مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری:

۱۔سیرت رسالت مآب ﷺ (سید جمال حسین کی کتاب روضۃ الاحباب کا ترجمہ) بار اول: ۱۹۷۶ء بار دوم: ۱۹۸۲ء (۶۴۰ص)

۲۔شواہد النبوہ (عبدالرحمٰن جامی کی کتاب شواہد النبوۃ کا ترجمہ)

متعدد دوسرے پاک و ہند کے علما نے اس کے تراجم کیے ہیں۔

محمد یاسین مظہر صدیقی، ایضاح المکنون (شاہ ولی اللہ کے رسالہ سرور المحزون کا ترجمہ) شاہ ولی اللہ اکیڈمی، پھلت ۲۰۰۰ء (۲۴۰ص، اردو ترجمے کے کل صفحات ہیں: ۱۳۹۔۱۹۲)

انگریزی کتب

۱۔Muhammad & theJews، پروفیسر مشیر الحق، رسول اکرم ﷺ اور یہود (ڈاکٹر برکات احمد کی کتاب کا ترجمہ)

۲۔سید معین الدین، حیات سرور کائنات (مارٹن لنگز کی کتاب

۳۔ثناء اللہ: حضرت محمد ﷺ اور ہندوستانی مذہبی کتابیں (ایم اے شری واستوا کی کتاب) مدھر سندیش سنگم، نئی دہلی ۲۰۰۳ء (۷۴ص) بشارات نبوی وید، اپنشد اور بودھ وجین کے صحائف سے۔

مضامین سیرت پر مبنی کتب

اردو سیرت نگاروں میں کافی مدت پہلے یہ روایت قائم ہوگئی تھی کہ متعدد علمائے کرام دانش ور ان قوم، اساتذہ جامعات اور محققین فن نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مقالات ومضامین لکھے اور بعد میں ان کو کسی مناسبت فنی سے یا صرف سیرت کے وسیع تعلق سے کتابی شکل میں شائع کردیا، ان میں پروفیسر سید نواب علی رضوی (م بعد ۱۹۶۰ء) جیسے قدیم وجدید کے سنگم کے سیرت نگار اور عالم واستاد شامل ہیں۔ ان کی مشہور کتاب سیرت: تذکرہ المصطفیٰ، دس مقالات سیرت کا مجموعہ ہے، جو بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں علی گڑھ اور دوسرے مراکز سے شائع ہوئی تھی۔

ایک موضوعی مقالات کی تدوین

جدید ہندوستان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی بعض اہم ترین کتب سیرت وغیرہ مقالات ہی کے

مجموعے ہیں، لیکن ان میں موضوعاتی ہم آہنگی ہے اور اس وجہ سے وہ ایک باقاعدہ تصنیف کا درجہ اختیار کر گئی ہیں، ان میں شامل ہیں: عہد نبوی کا نظام حکم رانی اور عہد نبوی کا نظام تعلیم وغیرہ

متفرق مقالات کے مجموعے

متعدد مراکز علم وتدریس کے اساتذہ کرام اور معروف علمائے کرام نے اس طرح مختلف اوقات میں مقالات سیرت لکھے اور چھاپے اور بعد میں ان کو کتابی شکل اور مجموعہ مقالات میں یک جا کر دیا، ان میں اہم ترین ہیں:

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی: ۱

نقوش سیرت مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ ۲۰۱۱ء (۲۰۸ ص، ۲۵ مضامین کا مجموعہ دعوتی)

۲۔ رہبر انسانیت، دار الرشید، لکھنؤ ۲۰۱۵ء۔

مولانا سید واضح رشید ندوی کی کتاب۔

مولانا جلال الدین عمری:

۱۔ اوراق سیرت، مرکزی مکتبہ اسلامی، نئی دہلی ۲۰۱۰ء (۳۸۴ ص) بیش تر مقالات تحقیقات اسلامی علی گڑھ میں چھپے

۲۔ رحمۃ للعالمین، سیرت اور تعلیمات، ۲۰۱۵۔

مولانا رضی الاسلام ندوی، سیرت نبوی کے دریچوں سے، اریب پبلشرز، نئی دہلی ۲۰۱۳ء (۲۴۰ ص، مقالات، تبصرہ کتب وغیرہ کا مجموعہ)

پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی، نقوش سیرت نبوی، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی ۲۰۱۷ء (۱۹۲ ص، ۷ مقالات کا مجموعہ)۔

سیرت کمیٹی/مجلس کی روایت

افراد اور انجمنوں اور جامعات ومدارس وغیرہ نے بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں ہی سیرت کمیٹی/مجلس کا مختلف علاقوں میں ڈول ڈالا تھا، ان میں ایک اہم اور عہد ورجحان ساز نام شاہ محمد سلیمان پھلواری (م ۱۹۳۵ء) کا ہے، جنہوں نے ۱۸۸۵ء میں تحریک سیرت کے نام سے ایک عوامی

تحریک چلائی اور ان کے دو رسالے ''ذکر الحبیب'' اور ''رسالۃ فی الصلاۃ والسلام'' مجالس سیرت میں پڑھے جاتے تھے۔ اسی طرح مدراس، بہار، یوپی وغیرہ میں سیرت کمیٹیوں کی روایت کا آغاز ہوا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ عوام میں سیرت پاک کی مجالس برپا کر کے لوگوں کو اپنے رسول اکرم ﷺ کی حیات وخدمات سے واقف کرایا جائے۔

مجالس/ محافل میلاد میں مردانہ وزنانہ دونوں طبقات کی ضروریات کے لحاظ سے الگ الگ ماہانہ یا وقتاً فوقتاً مجالس برپا کرنے کی روایت بھی عوامی تحریک بنی، ان مجالس میں عجیب بات ہے کہ علامہ راشد الخیری (م ۱۹۳۰ء) کی آمنہ کا لال دونوں صنفوں کی مجالس میں پڑھی جاتی تھی اور نسوانی مجالس میں بھی خاصی مقبول تھی۔ اکبر وارثی (م ۱۹۴۰ء) کی میلاد اکبر وارثی بھی بہت مقبول کتاب میلاد تھی اور ان کے علاوہ بہت سے مولود/ میلاد نامے تھے جن کا ذکر انور محمود خالد نے کیا ہے۔ یہ کتابیں جدید ہندوستان میں بھی بالعموم مقبول رہیں، تا آں کہ میلاد کی مجالس برپا کرنے کی راہ مسلکی و بدعتی منافرت نے مسدود کر دی اور عوامی سیرت شناسی کی تحریک دم توڑ گئی۔

جدید ہندوستان میں علاقہ غیر کی مانند متعدد جامعات عصری اور ان کے ذیلی اداروں نے سیرت کمیٹی کا اپنے اپنے طور پر انتظام وانصرام کیا، ان میں علما و محققین کی تقاریر وخطابات، طلبہ و طالبات کے مسابقتی مضامین ومقالات اور کوئز وغیرہ کی طرح نو ڈالی گئی، اور پھر ان کو یک جا کتابی شکل میں شائع بھی کیا گیا، اس نے اردو سیرت نگاری کی ایک اور جہت کا اضافہ کیا اور بسا اوقات یہ اضافہ نگارش وتحریر سے زیادہ عوامی سیرت شناسی اور مطالعہ سیرت کی راہیں کھول گیا۔

مسلم یونی ورسٹی کی سیرت کمیٹی تو کارگاہ مسابقہ ومقابلہ اور خطبہ وتقریر میں بہت دنوں سے فعال ہے، اور حالیہ ایام میں اس نے کئی مقابلوں کے مقالات چھاپے ہیں، جیسے: ذکر محمد ﷺ۔

سمیناروں، مذاکروں کے مقالات کے مجموعے

جدید دور میں سمیناروں، مذاکروں، کانفرنسوں اور ورک شاپوں کے عناوین مختلفہ اور مقاصد متحدہ کے تحت سیرتی مباحث کا باقاعدہ طریقہ نکلا، وہ بلا شبہ مغربی طریقہ ونظر سے متاثر ومستفاد ہے اور مغرب میں ایک زمانے سے اس کا چلن ہے، جدید برطانوی اسی کے تحت یا زیر اثر سیرت کمیٹیوں کا چلن نکلا، ان علمی مجالس میں ایک خاص عنوان پر مقالات ومضامین اہل علم اور خاصان فن سے طلب

کیے جاتے ہیں، اوران کی راہ نمائی کے لیے ذیلی عناوین/ مباحث بھی بسا اوقات دے دیے جاتے ہیں، بالعموم مدعو یا طلب گار اہل علم وقلم کے لیے کوئی خاص عنوان وموضوع نہیں مقرر کیا جاتا اوران کی صواب دید وسہولت پر چھوڑ دیا جاتا ہے، اس کے نتیجے میں ایک ہی موضوع پر کئی مضامین آجاتے ہیں، تکرار کے عیب وخامی کے ساتھ اس کا مثبت پہلو یہ ہوتا ہے کہ مختلف النوع مقالات ایک موضوع میں لکھے جاتے ہیں اور وہ اپنے اپنے صاحبان نگارش کے فکر ومنہج وسلوک کے غماز ہوتے ہیں، خاص ومتعین موضوعات پر اہل کو پابند کرنے کی روایت زیادہ مقبول وپسندیدہ نہیں ٹھہر سکی کہ مقرر کردہ موضوع مدعو صاحب قلم کی پسند یا فنی لیاقت کے مطابق نہیں ہوتا، پابندی اور عدم تعمیل دونوں صورتوں میں۔ بہ ہر حال مقالات متعینہ یا مختلفہ سے مباحث ونگارش کے مختلف زاویے سامنے آتے ہیں کہ فکر ونظر اور علم وفہم کا آخر اختلاف لازمی ہے۔

جامعات میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور انسٹی ٹیوٹ آف آبجکٹیو اسٹڈیز وغیرہ نے کسی نہ کسی عنوان سے سمیناروں اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا، ان میں یہ مقالات پڑھے گیے، لیکن ان میں سے بیش تر سرد خانہ کاغذات میں تساہلی، نالائقی اور مالی پریشانی وغیرہ کی وجہ سے دفن کردیے گیے، حال آں کہ ان سب کا مدعا تلاش کیا جاسکتا تھا، دارالمصنفین اعظم گڑھ کے ایک چاہنے والے نے سالانہ سیرت سمینار کرانے کی ذمے داری لی اور دو سال وقفے وقفے سے مآخذ سیرت نبوی پر مذاکروں کا انعقاد بھی کیا گیا، ان میں کئی قیمتی مقالات پروفیسران علی گڑھ، ظفر احمد صدیقی (واقدی کی سیرت نگاری) سعود عالم قاسمی (طبقات ابن سعد) خاک سار راقم (طبری کے مآخذ سیرت)، اور متعدد دوسرے مقالات پیش کیے گیے، ان سب کو ایک مجموع میں چھاپنے، محفوظ کرنے اور اردو سیرت نگاری کے ایک قیمتی سرمایے کو سب کے لیے مفید بنانے کا موقع گنوادیا، شبلی اکیڈمی کے عظیم ادارے نے ملکی دور حیات پر سمینار ومقالات کا یہی حشر کیا، اگرچہ ان میں بیش تر معارف وغیرہ جرائد میں شائع ہوئے مگر اپنا اثاثہ سیرت پراگندہ کردیا گیا، جامعات عربی اور مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے بالخصوص اسی طرح سمیناروں کے مقالات سیرت کو محفوظ ومرتب وعام کرنے کے سلسلے میں ایسا ہی قصور وجرم کیا، تجاوز وانحراف کی حد وانتہا یہ ہے کہ سیرت سمیناروں کا مقدس ومفید انعقاد بھی بدخواہوں کی سازشوں کی نظر ہوگیا اور ہم سب اس کے لیے کسی نہ کسی حد تک ذمے دار ہیں۔

شبلی کالج اعظم گڑھ کا شعبہ اردو اور خاص کر اس کے استاد فکر مند وآگاہ ڈاکٹر محمد طاہر نے سیرت

سمیناروں کی سالانہ گردش جاری رکھی ہے، عام سیرت نگاری پر مذاکرہ و سمینار کے انعقاد کے علاوہ اس کے ایک انتہائی اہم زاویہ و جہت سیرت نگاری پر مخصوص و متعین سالانہ مذاکروں کا سلسلہ جاری رکھا گیا، ازواج مطہرات/ امہات المؤمنین پر سالانہ مذاکروں/سمیناروں کا سلسلہ ڈاکٹر محمد طاہر کے عزم وخلوص اور دردمندی و سوز قلب سے خاص اہمیت کا ہے، وہ خواتین اسلام بالخصوص طالبات کالج کی اصلاح اور اسلامیت پیدا وا جاگر کرنے کی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے اور ہندوستان کے بہت سے اہل علم اس میں حصہ لیتے ہیں، مقالات و مضامین کی قراءت و پیش کش اور ان پر بسا اوقات بحث وتمحیص کے علاوہ پیش کردہ مقالات کے مجموعے چھاپنے اور عام کرنے کی سبیل کی گئی ہے، گزشتہ تین برسوں میں تین سمیناروں کے مقالات و مضامین میں سے اب تک تینوں کے مقالات مرتب کر کے ڈاکٹر موصوف نے شائع کرائے ہیں۔

۱۔ سیرت امہات المؤمنین (دو جلدیں)، مرتب و ناشر مذکور، ڈاکٹر محمد طاہر، شعبہ اردو، شبلی کالج، اعظم گڑھ ۲۰۱۴ء باراول، ۲۰۱۶ء باردوم (۴۷۰ ص+ ۲۲۰ = ۶۹۰ ص) ۲۶+ ۱۳ =۳۹ مقالات میں بیش تر ازواج مطہرات پر ہیں اور ایک دو بنات رسول وغیرہ پر۔

۲۔ مؤمنوں کی مائیں (ایک جلد) مرتب و ناشر مذکور، ۲۰۱۶ء (۴۱۰ ص)، ۲۶ مقالات۔

۳۔ مقدس مائیں (ایک جلد) مرتب و ناشر مذکور، ۲۰۱۷ء (۳۹۲ ص) ۲۵ مقالات۔ تین برسوں میں نوے مقالات و مضامین پر مشتمل تین مجموعوں کے بیش تر مقالات عمدہ، تحقیقی اور معیاری اور بعض بعض غیر معمولی معیار کے ہیں، کئی ایک البتہ روایتی اور غیر تحقیقی ہیں، لیکن سیرت نبوی کے ایک باب عالی اور نصف بہتر پر اس طرح باقاعدہ مذاکروں کا اہتمام کرنا بہت معنی خیز ہے۔

ازواج مطہرات پر کتب اور کتابچوں اور چھوٹی بڑی تالیفات میں جدید ہندوستان کے صاحبان نگارش کا ذکر بھی مناسب لگتا ہے، اگرچہ ان کا ایک خانہ امتیاز عبقریات عہد کا بھی ہے، برصغیر ہند کے علمائے کرام اور دانش وروں نے اس موضوع کے متعلقات پر بھی کافی اہم کتابیں تالیف کی ہیں۔

فریدہ خانم، امہات المؤمنین، ہندو پاک دونوں مقامات سے شائع ہوئی، ملک انور کمپنی، لاہور ۲۰۱۱ء (۵۶ ص) مختصر کتابچہ ہے۔

مولانا فیصل احمد بھٹکلی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعداد ازواج کی حکمتیں، غیر مؤرخہ، ایک عالمانہ

تحقیق پر مبنی ہے۔

اس موضوع پر بہت سے مقالات ومباحث علیحدہ ومقالات وکتب میں بھی لائے گیے ہیں اور ازواج مطہرات کے باب سیرت میں بھی ملتے ہیں۔

مقالات سیرت

مختلف رسائل وجرائد میں گونا گوں موضوعات پر مقالات ومضامین اور تحقیقات کا سلسلہ برصغیر کی اردو دنیا میں مدتوں سے چلتا رہا، شبلی وسلیمان ندوی کے مقالات کے مجموعوں کی تدوین واشاعت اور دوسرے سیرت نگاران کی تحقیقات سیرت کو جمع ومرتب کرنے کا سلسلہ بھی چلا، ان کی یک جا اشاعت نے منتشر وپراگندہ اور مشکل الحصول مواد سیرت قارئین سیرت اور طالبین تحقیق کی دست رس میں پہنچا دیا، مقالات سیرت کے عنوان خاص اور مصنفین کرام کے اسمائے گرامی کی نسبت سے ان کی اشاعت نے ادب سیرت کو ایک نیا عنوان تحفظ دیا، جدید ہندوستان میں اردو سیرت نگاری کے اس شعبے میں کئی صاحبان تحقیق وتصنیف کے مجموعہ ہائے مقالات ہند وپاک سے شائع کیے گیے، ان میں سے بعض اہم ترین مجموعے حسب ذیل ہیں:

مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی (م ۲۰۰۶ء) ۱۔ ''پیغمبر اخلاق وانسانیت'' ارشادات نبوی کی روشنی میں'' اور ۲۔ آفتاب نبوی کی چند روشن کرنیں، مجلس نشریات اسلام، کراچی ۲۰۰۲ء ان کے مضامین ومقالات کے دو مجموعے ہیں۔

ڈاکٹر محمد آصف قدوائی، مقالات سیرت، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ ۱۹۶۷ء پاک طباعت جدید ۱۹۷۷ء آٹھ مقالات کا مجموعہ ہے اور ان کے موضوعات ہیں: نبوت کا تصور، حیات طیبہ، معجزات، خلق عظیم، پیغمبر اور تلوار، کام یاب ترین پیغمبر اور سرور کائنات، مصنف گرامی فن طب کے ماہر تھے اور جوانی میں ہی فالج سے معذور ہو گئے تھے، لیکن اس عالم میں بھی ان کے مطالعہ ونگارش کے پیچھے ان کا عشق نبوی ہی تھا۔

میاں محمد صدیقی، مقالات سیرت، ۱۹۸۱ء (۲۲۰ ص)

خاک سار راقم کے مقالات سیرت مرتبہ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، مکتبہ اسلامیہ لاہور نے اب تک تین ضخیم جلدیں چھاپی ہیں، جلد اول ۲۰۱۵ء (۵۲۸ ص)، سترہ مقالات، سیرت نگاری کا

صحیح منہج، تاریخ طبری میں سیرت نبوی کے مآخذ، ابن اسحاق، شاہ ولی اللہ کے مآخذ سیرت، نور العیون کا اصل مآخذ، سرور المحزون کا تنقیدی مطالعہ، اس کا سنہ تالیف، اندلس میں سیرتی ادب کا ارتقا، علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی کا نقد سلیمانی، ہندوستان میں عربی سیرت نگاری، مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات سیرت، جاہلی عہد میں حنیفیت، مختلف مذاہب کے پیروکاروں سے تعلقات، عبد المطلب/ خاندان رسالت کے اکابر کے اصل نام، بنو عبد مناف/ دو سماجی طبقات، کفالت نبوی کی وصیت، عبد المطلب۔

جلد دوم: ۲۰۱۶ء (۵۴۴ص) سترہ مقالات پر مشتمل ہے: نور محمدی کا دینی و تاریخی استناد، دوشنبہ ۱۲/ ربیع الاول حیات نبوی کا انقلاب آفرین مرحلہ، حضرت ام ایمن، عہد نبوی میں رضاعت، حضرت ثویبہ، حضرت ثویبہ کا اسم گرامی، عم نبوی زبیر بن عبد المطلب اور سیرت نبوی، نبوی دعوت و سیرت اور قریشی مجالس، دعوت نبوی کے طریقے، مکہ مکرمہ البلد الامین کی حیثیت سے مکی مواخات، مکی مواخات کی توقیت، مکی عہد نبوی میں مسلم آبادی، معیشت نبوی مدنی دور میں، عہد نبوی میں مدنی مسلم معیشت، کیا مہاجرین مکہ خالی ہاتھ مدینہ آئے تھے؟

جلد سوم ۲۰۱۶ء: (۴۸۰ص) سولہ مقالات: عہد نبوی کا مذہبی، مالی، انتظامیہ پر تین مقالات، سماجی تحفظ/ جوار کا نظام/ روایت، مکہ مدینہ کے تعلقات، ازواج مطہرات پر دو مقالات، ایک مکانات کے حوالے سے اور دوسرا اسفار و غزوات میں رفاقت پر، غزوہ بدر میں مشورہ صحابہ، محدثین کی توقیت غزوات، مسلم معیشت میں اموال غنیمت کا تناسب، وفات نبوی پر خطبہ فاروقی کی معنویت، قبل بعثت اعمال و سنن نبوی، بعثت سے قبل عصمت نبوی، نبوت محمدی کی آفاقیت، شریعت محمدی، اجتہاد نبوی اور حضرت شاہ ولی اللہؒ، ابھی یہ سلسلہ جاری ہے، قریب قریب ڈیڑھ سو مقالات سیرت کا سرمایہ مختلف جرائد و رسائل سے جمع کر کے یکجا پیش کیا جا رہا ہے، جو مرتب کی محنت کا ثمرہ ہے۔

خطبات سیرت

اردو سیرت نگاری میں خطبات سیرت کی طرح نو عظیم امام سیرت سید سلیمان ندوی نے بیسویں صدی عیسوی کے ربع اول میں ڈالی، مدراس، جنوبی ہند کی اسلامی تعلیمی انجمن کی درخواست پر حضرت سید نے ۱۹۲۵ء میں آٹھ خطبات دیے، جو اپنی مثال آپ ہیں اور کتب خانہ سیرت میں فقید المثال۔

سید موصوف نے ان کو پہلے لکھ کر پیش کیا تھا اور پھر ایک سال بعد خطبات مدراس کے عنوان سے چھپے اور برابر مختلف مراکز سے شائع ہوتے رہے۔

ان کے معاصر وممدوح اور دوسرے عظیم اردو سیرت نگار قاضی محمد سلمان منصور پوری نے سید البشر کے عنوان سے امرتسر میں چار خطبات نوجوان طبقے کے لوگوں کے سامنے پیش کیے، یہ خطبات انتہائی سادہ واضح زبان وبیان میں ہیں۔ یہ دو مجموعے میں (ص ۹۶ + ۱۲۸ = ۲۲۴) ان کی وفات کے بعد ۱۹۴۵ء چھپے ہیں۔

ان کے علاوہ دوسرے خطبات سیرت کے سلسلے آزادی سے قبل اور بعد کے دونوں ادوار میں رہے تھے اور اکابر علما ومحققین وزعما نے مختلف اوقات میں دیے تھے، ان میں مولانا عبد الماجد دریابادی کے خطبات سیرت قرآنی کا ذکر اس موضوع کے تحت آچکا اور سچ یہ ہے کہ جدید ہندوستان میں وہ خطبات کا سرنامہ قرار پایا۔

جدید ہندوستان کے علمائے کرام اور محققین سیرت نے برصغیر کے دونوں ممالک کے مختلف دیار وامصار اور جامعات ومراکز میں خطبات سیرت دیے، خاص سرزمین ہند میں اور حیدر آباد دکن کے علم ومعارف پرور مرکز میں جامعہ سبیل الرشاد کے بانی ومدیر مولانا رضوان قاسمی مرحوم نے اپنے شہر کی روایت کو ایک تحریک بنادیا، حیدر آباد کے باغ عامہ عظیم شاعر اسلامی اور فلسفی ومصلح علامہ اقبال نے اپنے عظیم الشان خطبات میں پیش کیے تھے، مولانا رضوان قاسمی مرحوم نے ایک تسلسل جاں سوز اور کاردردمندی کے ساتھ حیدر آباد میں سالانہ یا ایک دوسال کے وقفے سے خطبات سیرت کی طرح نو ڈالی اور مولانا عبداللہ عباس ندوی اور مولانا فضیل احمد عثمانی جیسے اکابر کے بعد خاک سار راقم کا مجموعہ خطبات ان کی وفات حسرت حیات کے بعد دہلی اور کراچی سے ''مکی اسوہ نبوی'' اقلیتوں کے مسائل کا حل کے عنوان سے شائع ہوا، اور وہ اتنا مقبول ہوا کہ فوری طور پر اس کا انگریزی ترجمہ کرایا گیا جو ایک ماہر عالم ودانش ور پروفیسر عبدالرحیم قدوائی نے کیا اور بعد میں خود اپنی مساعی جلیلہ سے اسے لیسسٹر/لندن کے ادارے سے شائع کروایا۔

خاک سار راقم نے اس کے بعد اسلام آباد کی انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی وغیرہ کے علاوہ جماعت اسلامی کے تصنیفی اکیڈمی کے زیر اہتمام اس وقت کے ناظم وامیر جماعت پروفیسر ڈاکٹر عبدالحق انصاری کے کرم سے خطبات کئی برس تک دیے، وہ تکنیکی وجوہ اور تساہل

سے چھپ نہ سکے، اسی طرح وفاقی اردو یونی ورسٹی کراچی کے خطبات بھی وہاں سے نہ چھپ سکے، کیوں کہ وہاں کی مسند سیرت کی بساط ہی لپیٹ دی گئی، وہ بعد میں زوار اکیڈمی کراچی سے چھپے، البتہ خطبات اسلام آباد شائع ہوئے۔ اسی طرح خاک سار راقم کے خطبات سرگودھا وغیرہ بھی چھپ چکے ہیں، اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

متعدد دوسرے اکابر علما نے بھی مختلف انجمنوں اور مراکز علمی کی دعوت پر خطبات سیرت دیے جو مرتب کر کے شائع کیے گیے، ان میں مولانا سید سلیمان حسینی ندوی جیسے جوانان قوم اور خطیبان ملت شامل ہیں اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ جیسے مجدد علوم سیرت و اسلامی عبقری بھی، جن کے خطبات بھاول پور کا شہرۂ آفاق تک جا پہنچا، گو یہ خطبات سیرت نبوی کے مختلف موضوعات کے علاوہ علوم اسلامی پر بھی ہیں اور بار بار چھپ چکے ہیں اور سرمہ بصیرت بن چکے ہیں، ان کا خاص امتیاز یہ ہے کہ وہ برجستہ تقاریر تھیں، جو بعد میں مرتب کر کے سوالات و جوابات کے ساتھ شائع کی گئیں۔

خطبات سیرت

۱۔ مولانا عبدالماجد دریابادی، خطبات ماجدی/ سیرت نبوی قرآنی، مکہ بکس، لاہور (جدید طباعت غیر مورخہ) ۱۹۵۷ء کے خطبات مدراس۔

۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، خطبات بھاول پور، اسلامیہ یونی ورسٹی بھاول پور، ۱۹۸۱ء (۴۳۲ص) بارہ خطبات کا مجموعہ، آخری چھ سیرت نبوی سے متعلق۔

۳۔ مولانا سید سلیمان حسینی ندوی، خطبات سیرت، بنگلور۔

۴۔ مولانا عبداللہ عباس ندوی، خطبات سیرت، جامعہ سبیل السلام، حیدرآباد۔

۵۔ مولانا فضیل احمد عثمانی، خطبات سیرت، جامعہ سبیل السلام، حیدرآباد۔

۶۔ محمد یاسین مظہر صدیقی:

۱۔ مکی اسوہ نبوی

۲۔ مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل (سبیل السلام کے خطبات) اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی ۲۰۰۵ء (ص ۳۲۷)۔

۳۔ خطبات سرگودھا، یونی ورسٹی آف سرگودھا، دارالنوادر، لاہور ۲۰۱۸ء (ص ۳۰۲، سیرت

نبوی کا عہد مکی)

۴۔خطبات اسلام آباد، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۸ء(ص ۳۲۰، مصادر سیرت کا تجزیاتی مطالعہ)

۵۔خطبات سیرت، وفاقی اردو یونی ورسٹی، کراچی ۲۰۱۴ء(مکی احادیث ابن اسحاق میں/ مطبوعہ تحقیقات اسلامی، علی گڑھ جنوری۔ستمبر۔۲۰۱۷ء)

۶۔خطبات سیرت، ۲۰۱۳ء(جدید اردو سیرت نگاری کے رجحانات، غیر مطبوعہ)

۷۔خطبات سیرت، زوار اکیڈمی کراچی ۲۰۱۶ء(سیرت نبوی کے غیر روایتی مآخذ، مطبوعہ السیرہ عالمی کراچی، شمارہ۔۳۵، جنوری۔۲۰۱۶ء(ص ۶۱)۔

۸۔خطبات اسلام آباد، زیر اہتمام فیکلٹی تاریخ اسلامی وکلچر علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی ۲۰۱۶ء سے مسلسل کراتی رہی ہے، اب تک اس کے متعدد خطبات ہو چکے ہیں، جو برصغیر کے اہل علم نے دیے ہیں، ان کا خادم خاک سار بھی اس صنف میں شامل ہے، جس کے دو تین خطبات ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

اردو رسائل کے خاص سیرت نمبر

ڈاکٹر انور محمود خالد نے اپنی شاہ کار تحقیق میں اردو رسائل کے سیرت رسول نمبر کے عنوان سے بیسویں عیسوی کے آغاز میں متعدد کا ذکر کیا ہے جیسے:

نظام المشائخ دہلی کے متعدد رسول نمبر۔

الجمعیۃ دہلی کے حبیب نمبر ۱۹۲۷ء۔

پیشوا دہلی کے تذکرہ جمیل نمبر۔ متعدد شمارے: ستمبر ۱۹۳۰، جولائی ۱۹۳۳ء وغیرہ۔

مولوی دہلی کے رسول نمبر جو ۱۳۴۵ھ تا ۱۳۶۴ھ تک پانچ مرتبہ شائع کیے گیے۔

منادی دہلی کے رسول نمبر

مسیحا رام پور کے رسول نمبر جیسے ۱۳۵۶ھ کے شمارے، ان میں سے متعدد اتنے مقبول ہوئے کہ ان کے مجموعے بعد میں چھاپ دیے گیے اور وہ کتابی شکل میں سامنے آئے، جیسے رسالہ مولوی کے شمارہ ۱۳۵۴ھ کے مقالات ومضامین کا مجموعہ سیرت محبوب کائنات (ص ۵۹۲) کے عنوان سے کچھ

لوگ شامل تھے جیسے علامہ اقبال، قاضی محمد سلمان منصور پوری، فراق دہلوی، عبدالرزاق ملیح آبادی، سعید احمد دہلوی، نیاز فتح پوری، عارف ہسوی، خواجہ حسن نظامی اور عبدالماجد دریابادی وغیرہ جو اس وقت کے اساطین تھے۔

جدید ہندوستان میں متعدد رسائل وجرائد نے سیرت رسول نمبر یا سیرت نبوی پر خاص نمبر چھاپے ہیں جیسے:

۱۔ افکار ملی کا سیرت نمبر بہ عنوان ''سیرت محمد ﷺ اور عصر حاضر'' ایڈیٹر ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس، اگست، ستمبر ۲۰۱۰ء (ص ۲۳۹) جس کے مقالات کو نو ابواب میں تقسیم کر کے چھاپا ہے اور آخر میں نعت نبوی کا خوب صورت گلدستہ بھی ہے۔

اس کے علاوہ بعض اور جدید ہندی رسائل وجرائد نے بھی سیرت نمبر شائع کیے ہیں۔

رسائل ومدیران سیرت

معارف اعظم گڑھ وبرہان دہلی

پیشتر ومصنف گر اور سیرت نگار ساز امامان سیرت شبلی وسلیمان اور مدیران رسائل وجرائد برصغیر نے اپنی آدم گری کا جذبہ جدید دور کے سپرد کیا، برصغیر پاک وہند میں وسیع تر اردو دنیائے سیرت میں خلف لائق نے اپنے سلف عظیم کے سرمایہ سیرت نگاری کو ہر لحاظ سے وسیع تر اور باوقار بنایا، جدید ہندوستان کے ایک شہر علم وادب اور گہوارہ معرفت وعقیدت نے خاص سیرت کے عنوان سے ایک ماہنامے کا اجرا کیا، بنارس کا رسالہ سیرت ایک عام سا اور خاصا گم نام رسالہ تھا جو سیرت اور اس کے متعلق مضامین وموضوعات سے وابستہ ہم جیسے کم سن وطالب علم کے مضامین آب وتاب سے چھاپتا تھا، اس دور کے بندہ پرور اور علم خیز کے دو موقر رسائل دارالمصنفین کے معارف اور ندوۃ المصنفین کے برہان نے مقالات سیرت کے سلسلے تک مسلسل شائع کیے، معارف اعظم گڑھ کے پاس سید سلیمان ندوی اور ان کے عظیم رفقائے کار اور مصنفین عالی مقام کی ایک مخلص جماعت اور ان کے معاون قلم کاروں کی ایک انجمن صافی بھی تھی، ان میں شاہ معین الدین احمد ندوی، سید صباح الدین، عبدالرحمٰن، ضیاء الدین اصلاحی کے بعد موجودہ مدیران اشتیاق احمد ظلی وعمیر الصدیق ندوی نے مقالات سیرت کو ترجیح دی۔

برہان دہلی کو مولانا سعید احمد اکبر آبادی جیسے عظیم عالم و مصنف اور مفتی عتیق الرحمن عثمانی جیسے مدبر و منتظم کی قیادت کے ساتھ ایک بڑے طبقہ علما کی معاونت حاصل تھی، ان ادیب سیرت کو جدید دور کے پارکھ اور بندہ پرور مدیران گرامی نے ایک تسلسل کے ساتھ سیرت کی سیریز چھاپی اور خورشید احمد فاروق جیسے ماہر ادب و علم کے عمدہ اور کئی متنازعہ مقالات کی اشاعت کی، معارف سیرت کے عنوان سے ایک کامل جائزہ دارالمصنفین کے عہد وفن ساز رسالے کا اس کی خاص صدی تقریبات کے مذاکرے کے نتیجے میں لکھا جاچکا ہے۔ اس میں معارف میں ایک صدی میں لکھے گیے اور چھپنے والے مقالات اور تبصروں وغیرہ کا ایک تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور وہ ایک پوری صدی کے مطالعات سیرت کا تسلسل و تنوع دکھاتا ہے۔

سچ/صدق اوران کے مدیر گرامی

مدیران گرامی کے اس طبقہ شخصیت ساز میں متعدد دوسرے اکابر واشخاص کے علاوہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی (م ۱۹۷۶ء) کا نام نامی اپنی ہمہ جہت عبقریت، علمی و تحقیقی ندرت اور مطالعہ ونقد کی وسعت کے لیے سرفہرست بھی ہے اور مصنف وسیرت گر بنانے والوں میں بھی ممتاز بھی۔ اپنے چند ورقی پرچے اور صدق اور صدق جدید کے انتہائی محدود پیرایہ اظہار میں انہوں نے خود اپنے مضامین وتنقیدات سیرت اور تبصرے چھاپے اور دوسرے جوانوں اور عالموں کے مقالات ومضامین اور بتصروں کو بھی پیش کیا، ان کے زیر مطالعہ ونقد کتب پر ان کے نقد وتبصرے کی جامعیت اور معجز اختصار خاصے کی چیز تھی۔ سچی باتوں اور تبصروں میں کتب سیرت پر فرمودات ماجدی کی ایک کہکشاں اردو سیرت نگاری میں ان کے البیلے اسلوب کے لیے ممتاز ہے۔

نقوش لاہور

جدید ہندوستان کے نصف دوم کے آٹھویں عشرے کے آغاز میں بہ یک وقت دو علمی وفنی رسائل نے ادب سیرت کی ایک تحریک برپا کردی، لاہور کے ادبی رسالے نقوش کے جاں سوز وفن پرور مدیر گرامی محمد طفیل (م ۱۹۸۶ء) نے اپنے عہد ساز ادبی خدمات وعطایا کے بعد رسول نمبر کی اشاعت کا اعلان کردیا، اور اپنی ان تھک محنت، جاں گسل ادارت اور عظیم خدمت کے متواتر سلسلہ روز وشب میں تیرہ ضخیم جلدوں پر مشتمل قدیم وجدید ادب سیرت کو مدون کردیا۔ سرحد پار اور عالمی

شخصیات کے مقالات وکتب کے علاوہ اس نے جدید ہندوستان کے اکابر علما اور دانش وروں کے ساتھ نوجوانان قوم کو بھی سیرت نگار بنا دیا۔ہم اپنے اکابر، علما اور ادبا سے مسلسل سنتے آئے اور عبقری مصنفین واہل قلم کو پڑھتے آئے تھے کہ نقوش میں چھپ جانا ہی قلم کاری اور ادب نوازی کی معراج ہے۔بندہ پرور اور لیاقت افزا مدیر نقوش نے خاک سار راقم جیسے سبک سازان ساحل اور تازہ داران بساط سیرت کو سیرت نگار کا تمغہ عطا کر دیا۔ نقوش لاہور نے جدید ہندوستان کے نوجوان افراد واہل قلم اور مشہور ومعروف اکابر علم وادب کو دربار رسول نمبر میں یوں پیش کیا کہ محمود وایاز ایک صف خدام میں بیٹھ گئے۔

تحقیقات اسلامی علی گڑھ

اس زمانہ تحریک ادب سیرت میں چمنستان سرسید سے افق علم وتصنیف پر تحقیقات اسلامی جیسے نومولود جریدے کا آغاز ہوا۔عشق ومحبت مصطفیٰ کے متوالے اور سیرت واسلام کے شیدائی کی روحانی اور علمی اور سیرتی تحریک علی گڑھ نے اپنے رسائل کے ساتھ اس نوخیز کو بھی پروان چڑھایا۔تصرفات سید اور زرخیزی گلستان سرسید کا ایک ظہور ذات وصفات اور اثبات علم وتحقیقات نئے رسالے کے مدیر گرامی کے جذبہ پتاں سے شعلہ بن کر نکلا اور سید جلال الدین عمری نے تحقیقات اسلامی کو وسیع تر علم وتصنیف کے ساتھ ساتھ عظیم وجمیل تر تحقیقات سیرت میں سب سے ممتاز ومنفرد بنا دیا، مدیر گرامی بہ نفس نفیس عالم دین اور محقق سیرت ہیں اور ان کے فیض ورہنمائی اور تعلیم وتربیت سے ان کے رفقا و کارکنان ادارہ بھی ان کے رنگ میں رنگے گیے، اپنی بے پناہ محبت، بے کراں وسیع القلبی، بوقلموں بندہ پروری اور بے مثال مدیرانہ لیاقت سے ہندو پاک کے علما اور بالخصوص مسلم یونی ورسٹی کے اساتذہ کو بھی اپنا سوز دوروں بخش دیا، ان کے مسلسل تقاضوں اور محبت بھرے مطالبوں اور شخصی دوروں نے تحقیقات اسلامی کے اوراق مصور میں خاص سیرتی ادب کا ایک قیمتی ونادر سرمایہ جمع کر دیا، نقوش رسول نمبر کے حسن یوسف کے ہوش وخرد ربا کارنامے کے بعد تحقیقات اسلامی کے مقالات وتحقیقات سیرت نے ایک مسلسل روح پرور جمال سیرت کا سحر حلال پیدا کیا۔

رسائل مسلم یونی ورسٹی

معاصر وجدید ہندوستان کے خاص رسائل سید تہذیب الاخلاق اور فکر ونظر وغیرہ نے ادب

سیرت کو مختلف عناوین اور حوالوں سے مالا مال کیا۔ دوسرے دیار وامصار کے علمی ودینی اور ادبی رسائل وجرائد نے سیرت نگاری کی اردو روایت کو اپنی حدود وعطایا سے مزید تب وتاب جاودانہ بخشی۔

جرائد بنارس وغیرہ

ان میں بنارس کے دور رسائل ترجمان الاسلام اور محدث اور مؤخر الذکر کے عربی روپ صوت الامہ/صوت الجامعہ نے سیرتی ادب میں خاص اضافے کیے، دوسرے تمام موقر اداروں اور انجمنوں اور دینی مدارس وجامعات کے ماہناموں، دوماہی/سہ ماہی اور شش ماہی اور سالانہ رسالوں نے بھی مقالات سیرت چھاپے۔

نقیبان جامعات

ان میں دار العلوم دیوبند، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، سبیل السلام حیدرآباد، جامعہ دار السلام عمرآباد وغیرہ کے نقیب جرائد ورسائل شامل ہیں، مدارس وجامعات کی منظم وفعال ابنائے قدیم کی انجمنیں اور ان کے فن پرور اور سیرت گر جرائد ورسائل جیسے ترجمان دار العلوم دیوبند اور ترجمان جامعۃ الفلاح حیات نو وغیرہ مسلسل مقالات سیرت شائع کرتے ہیں۔ مدارس میں سے ڈومریا گنج کے دوماہی رسالے الفرقان اور صفا شریعت کالج کے نقیب ماہنامہ ندائے صفا جدید اور ایسے متعدد دوسرے رسائل وجرائد نے اردو سیرت نگاری کی جہات کو وسیع تر کیا ہے۔ ادبی رسالوں میں بھی مضامین سیرت اپنی بہار دکھا ہی جاتے ہیں۔

خاص شمارہ جات سیرت

نقوش رسول نمبر کی تحریک ادب سیرت نے متعدد رسائل وجرائد کو اپنے خاص سیرت نمبر نکالنے پر آمادہ کیا، ان میں مسابقت سے زیادہ سیرت نوازی کا جذبہ خالص محرک ہے، سیارہ لاہور کے خاص سیرت نمبر، ترجمان القرآن لاہور کے منصب رسالت نمبر کے علاوہ متعدد دوسرے خاص پاک رسائل کے سیرت نمبروں میں ہندی قلم کاروں کے خزینے ہیں، خاص سرزمین ہند کے رسائل وجرائد کے سیرت نمبروں نے بھی اردو سیرت نگاری میں قابل قدر اضافے اور مستقل تحقیقات اور چشم کشا

تعبیر پیش کی ہیں۔

اخبارات کے مضامین سیرت

جدید تعلیم یافتہ اور عام قارئین کے مطالعہ و ذوق کے لحاظ سے اردو اخبارات ''روزناموں اور سہ روزوں اور ہفتہ واروں'' کا بھی ذوق سیرت عام کرنے میں خاصا اہم کردار رہتا ہے، ان کے لکھنے والے بالعموم علمائے کرام اور مسلمہ اصحاب فکر و نظر ہوتے ہیں، جو جدید تقاضوں کے لحاظ سے مضامین سیرت لکھتے ہیں، ان کے مدیران کرام کا خاص کارنامہ یہ ہے کہ وہ متعدد معلم الثبوت سیرت نگاروں اور محققوں کی یادگار تالیفات سیرت کے منتخبات سے بھی اپنے اوراق اخبار کو سجاتے اور سنوارتے ہیں، اور قارئین کو معلومات و تحقیقات سیرت سے آگاہ کرتے ہیں، وہ اس طرح سلف صالح اور ان کے عطایائے سیرت سے اپنے قاریوں کے ایک بہت بڑے طبقے کو واقف کراتے رہتے ہیں اور اس طریقے سے وہ سیرت نگاری کے خیر القرون کے ثمرات کو جدید نسلوں تک منتقل کرتے ہیں۔

تحریک نعت کا سیرتی ادب

نعت اور شعر و ادب سے وابستہ مخصوص رسائل اور ان کے مقالات کے مجموعوں میں سیرتی ادب کا قیمتی سرمایہ جمع ہو گیا ہے اور ان میں سید صبیح رحمانی کا رسالہ نعت رنگ اور اس کا ہندوستانی روپ نوخیز و نوآمد دبستان نعت خلیل آباد زیر ادارت سراج احمد قادری نعت کے خاص حوالے سے اور سیرت کے وسیع انداز کے مقالات و تحقیقات سیرت کا ذخیرہ جمع کرتا ہے، ان سب میں جدید ہندوستان کے علمائے کرام، دانش وران جامعہ اور دوسرے اہل قلم نے اردو سیرت نگاری کو سنوارنے و سجانے کی بھرپور کوشش کی ہے، عام شماروں میں قریب قریب تمام ہی رسائل و جرائد سرزمین ہند و پاک وقتاً فوقتاً مطالعہ سیرت اور تحقیق فن اور تعمیر نو کی منفرد جلوہ آرائیاں کرتے ہیں، ان میں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نئی دہلی کے علمی مطالعات اور دوسرے مجلات شامل ہیں۔

منظوم کتب سیرت

سیرت نبوی اور اس کے حوالے سے تاریخ اسلام کے واقعات کی نظم و شعر میں بھی روایت قدیم دور سے چلی آرہی ہے، جس سے متاخرین نے بہت بلند پایہ بنایا، ان میں حافظ زین الدین عراقی (م

۸۰۶ / ۱۴۰۳ھ) کی مشہور و معروف کتاب الفیہ کو ایسا بلند مقام ملا کہ وہ بہ جائے خود ایک کلاسکی ماخذ بن گئی اور اس کی متعدد شروح بھی لکھی گئیں۔ نثر میں زیادہ، نظم میں کم تر، صلاح الدین المنجد نے شعری ادب سیرت پر ایک خاص باب قائم کر کے اس میں کافی تفصیلات دی ہیں۔

اردو سیرت نگاری نے بھی حسب معمول سلف کے اس ورثہ سیرت سے استفادہ کیا اور اپنے رنگ و آہنگ میں متعدد کتابیں مختلف مراکز میں تالیف کیں، ان میں شاعر طرح دار و ناظم اسلام حفیظ جالندھری (م ۱۹۸۳ء) کے شاہنامہ اسلام کو از حد مقبولیت ملی اور وہ متعدد بار چھپی مگر بہ وجوہ ادھوری رہ گئی، جدید ہندوستان میں اس نوع کی کتب و تصنیفات سیرت کا بہت چلن نہیں رہا، مگر بعض اہم اور وقیع کارنامے بہ ہر حال انجام دیے گئے ان میں شامل ہیں:

عامر عثمانی، شاہنامہ اسلام جدید، مکتبہ تجلی دیوبند، ۱۹۷۳ء جو حفیظ جالندھری کے تتبع میں لکھا گیا اور ادھورا بھی رہا۔

عمیق حنفی، صلصلۃ الجرس، ۱۹۷۲ء۔

چندر بھان خیال، لولاک

ان میں مؤخر الذکر دو کے شعری کارنامے بہت اہم ہیں، خاص کر غیر مسلم شاعر عاشق رسول اور فکر صافی کے حامل فن کار اپنے کارنامے کے لیے داد مستحق اور تحسین حق شناس کے حق دار ہیں۔

غیر مسلم سیرت نگار

متحدہ ہندوستان میں بہت سے غیر مسلموں نے سیرت نبوی پر کتابیں اور مقالات لکھے، ان کے دو طبقات کیے جا سکتے ہیں:

ایک ہندو اہل قلم

اور دوسرے ہندوستانی عیسائی

ان دونوں کی نگارشات سیرت کی دو نوعیتیں ہیں:

ایک طبقہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت پاک کو عقیدت اور محبت کے لحاظ سے مطالعہ کرتا ہے اور ان میں سے کئی نے تاریخی تناظر میں ایک خاص اسلوب میں اپنی کتابیں لکھی ہیں، جیسے سوامی لکشمن پرساد کی معروف کتاب ''عرب کا چاند'' جو ہند و پاک کے اداروں سے شائع ہوئی، جس سے مکتبہ تعمیر

انسانیت، لاہور ۱۹۷۸ء (ص ۳۲۰) کی کتاب ہے یا مشہور صاحب قلم ایل، کے، گابا کی پیغمبر صحراء جو پاک وہند کے کئی اشاعتی اداروں سے چھپتی رہی ہے، جدید ہندوستان میں بھی ان کی متعدد کتابیں منظر عام پر آئیں۔

دوسرے وہ اہل قلم ہیں جنہوں نے مخالفانہ اور معاندانہ انداز میں کتب سیرت لکھیں اور دل آزاری کے نقطہ نظر سے ان اشاعت کی جیسے مہاشہ کرشن کی کتاب رنگیلا رسول نے خاصا فساد برپا کیا، اس کا جواب بھی مسلم اہل قلم نے دیا، ایسے متعدد اہل قلم جدید ہندوستان میں بھی ہوئے۔

ان کے علاوہ ہندنژاد پادریوں/عیسائیوں نے متعدد کتب سیرت لکھیں اور وہ خالص مناظرانہ ومخالفانہ انداز کی تھیں اور مسلم علما اہل قلم نے جواب لکھے۔

مستشرقین کے مطالعات سیرت

استشراقی نقطہ نظر سے یوروپی زبانوں میں بہت سی کتابیں گزشتہ صدیوں میں لکھی گئیں اور ان کے جواب ورد میں مسلم اہل علم نے ان کا تنقیدی محاسبہ کیا، جیسے سر سید نے ولیم میور کی دل آزار کتاب کا جواب اپنے خطبات احمدیہ میں دیا تھا، متحدہ ہندوستان میں ایسی متعدد تالیفات لکھی گئیں، جدید ہندوستان میں مستشرقین کے مطالعات سیرت کا تجزیہ ڈاکٹر نثار احمد نے نقوش رسول نمبر میں بہت عالمانہ انداز سے کیا ہے، دارالمصنفین اعظم گڑھ نے ۱۹۸۲ء میں مستشرقین اور اسلام پر ایک عالمی سمینار کیا تھا، جس میں سیرت نبوی پر بھی مقالات پیش کیے گیے تھے، ان کو بعد میں مرتب کر کے چھ جلدوں میں سید صباح الدین عبدالرحمٰن نے چھاپ دیا، وہ ایک اہم دستاویز مطالعے اور تجزیہ ہے، اسی ادارے سے شبلی نعمانی کے بعض مقالات اسلام اور مستشرقین کے عنوان سے بھی شائع کیے گیے ہیں، مستشرقین کے اعتراضات کا ایک جائزہ ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی نے دیا ہے اور وہ جدید مطالعہ ہے، جدید ہندوستان میں بعض دوسرے اہل قلم نے بھی اپنی کتابوں میں اور آزاد مطالعات میں نقد مستشرقین کا اہم کام کیا ہے۔

میزان نقد میں

جدید ہندوستان کی اردو سیرت نگاری اپنے قدیم ورثہ سلف کی دین پر مبنی اور ارتقائے فن سیرت نگاری کا ایک اہم اور خوب صورت مرحلہ ہے، بعض عناوین سیرت نویسی میں وہ بیسویں صدی عیسوی

کے زریں دور سے فروتر ہے کہ اپنے بیش تر و نام وران اماماں کے بلند ترین معیار کی چوٹی تک نہیں پہنچ سکی، متعدد دوسری جہات سیرت نویسی میں وہ کئی لحاظ سے بلند تر اور وسیع تر ہے کہ عہد جدید کے محقق مؤلفین نے اپنے اماموں سے رہ نمائی پا کر تصانیف نو کے انبار لگا ئے، بہ طور مقدمہ نقد میں یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی لازمی ہے کہ گزشتہ صدیوں کے عطایا اور کارنامے نہ ہوتے تو جدید اردو سیرت نگاری اتنی پروان نہ چڑھتی، تہذیب وتمدن کا ارتقا اور علوم وفنون کا نشوونما اسی طرح تاریخی دھاروں کی کارگزاری سے آگے بڑھتا ہے یا ترقی معکوس کرتا ہے اپنی اپنی وجوہ سے۔

مصادر سیرت

سیرت نبوی کے باب میں جدید اردو سیرت نگاری نے بلاشبہ شبلی کے مقدمہ سیرۃ النبی اور دوسرے مقدمات ومقالات ومباحث سے استفادہ کیا ہے، مگر اس نے عہد جدید میں کمیت وکیفیت مواد ومعیار اور ابعاد وجہات کے اعتبارات سے اس پر قابل فخر اضافہ کیا ہے، قاضی اطہر مبارک پوری کا خاص مطالعہ اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اشارات تدوین وتالیف کی بنیادی جہت مصادر کو اجاگر کرتے ہیں اور عبداللہ عباس ندوی اور محمود ندوی وغیرہ کے مباحث اور نثار احمد فاروقی کے بعض عربی کتب وتنقیدات کے اردو تراجم اور اردو تصنیفات اس کے تاریخی ارتقا سے بحث کرتے ہیں۔ خاک سار راقم کی ضخیم تصنیف مصادر سیرت نبوی کا مقام ومرتبہ تو ناقدین ومحققین فن جانگیں گے، گزارش احوال واقعی کے طور پر عرض ہے کہ اول اسلامی صدی سے بیسویں صدی عیسوی / پندرھویں صدی اسلامی تک ہر صدی ہر علاقہ اسلام اور ہر فن کے اماماں وقت کی تصنیفات سیرت کا وہ ایک دائرہ معارف ہے۔

متعدد مقالات ومضامین نے بھی مصادر وماخذ سیرت کا ایک عمدہ تجزیہ کیا ہے اور ان میں نگار سجاد ظہیر کا مطالعہ خاصا اہم وقیع ہے، لیکن ابھی بہت کام باقی ہے، صرف ایک ماخذ سیرت پر، جو اہم ترین معاصر اور حتمی ہے، مبنی کتب سیرت قرآنی سیرت نگاری کی نوعیت رکھتی ہیں اور ان میں مولانا دریابادی کو امامت حاصل ہے۔ اور دوسرے کئی مصنفین کی سیرت نویسی کو سعادت، ڈاکٹر محمد ذکی، محمد اجمل خان، محمد اسجد قاسمی اور محمد عمر اسلم اصلاحی کی کتابیں خاصے کی چیزیں ہیں۔

جامع و کامل سیرت نگاری

فنی و تاریخی اور تحقیقی اعتبار سے گزشتہ عہد کے امام سیرت شبلی کی سیرۃ النبی اور ان کے تدوین و تحقیق کے جامع حضرت ندوی نے اس کو بے مثال اور اعلیٰ کتاب سیرت بنا دیا ہے اور اس کے تمام نقائص اور خلاؤں کے باوجود مجموعی طور سے کوئی اس کی مثال نہیں لا سکا، بل کہ کوئی اس کے قریب تک نہ پہنچ سکا، دوسرے محققین و مؤلفین گزشتہ دور زریں داناپوری، کاندھلوی وغیرہ اصلاً شبلی و سلیمان کی بلند پایہ ترین کتاب کی خوشہ چیں ہیں اگرچہ کچھ ابواب میں وہ نئی جہات و عطایا بھی دیتے ہیں۔ صفی الرحمٰن مبارک پوری کو ان کی کتاب جامع سے کافی شہرت ملی، مگر وہ قاضی منصور پوری اور بعض دوسرے قدیم و جدید سے مستفاد ہونے کے علاوہ متعدد واقعاتی اغلاط اور تعبیرات فاسدہ بھی رکھتی ہے اور متعدد دوسری روایتی کتابوں کی طرح خالص روایتی بن گئی ہے۔

جدید دور میں ایک خاص زاویہ نظر سے یا صفت و جہت شخصیت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے وحید الدین خان کی کتاب اور ماجد علی کی اردو تصنیف گراں قدر اضافہ ہے۔ اردو اسلوب وصفت غیر منقوط کے وجہ سے ولی رازی کی ''ہادی عالم'' نہ صرف عمدہ اور وقیع تالیف ہے، بل کہ وہ گزشتہ عطایا پر ایک گونہ فوقیت رکھتی ہے، قارئین کی استعداد و ضرورت کے لحاظ سے قاضی زین العابدین میرٹھی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور کئی دوسرے مصنفین عالی مقام کی کامل سیرت نبویہ عمدہ تالیفات ہیں۔ خالص فنی و تجزیاتی اور تاریخی تناظر میں خاکسار راقم کی کتاب سیرت و سوانح کے ساتھ تہذیب و تمدن اور سماجی و اقتصادی احوال و ظروف کا احاطہ کرتی ہے۔ اس میدان میں ابھی بہت کام کرنے کی گنجائش ہے اور شبلی کی صدائے فخر و ناز یاران نکتہ داں کو صدائے عام دے رہی ہے کہ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

جہات سیرت نگاری

سیرت نبوی کے کسی ایک پہلو، عہد میمنت کے احوال و ظروف، ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق عبقریات و اشخاص جیسے: ازواج مطہرات پر بعض عمدہ کتابیں اور کتابچے لکھے گئے اور کئی عمدہ مجموعہ ہائے مقالات چھاپے گئے۔ ان کے علاوہ دوسرے عبقریات و شخصیات کے مطالعات بھی نئے ہیں، دار المصنفین کے سیر الصحابہ، سیر الصحابیات اور اہل کتاب صحابہ وغیرہ بہت محققانہ اور وقیع

کارنامے ہیں۔ اصحاب صفہ اور بدری صحابہ پر مطالعات بیش تر سرسری ہیں اور زیادہ تحقیق کے طالب، عہد نبوی کے دو بڑے ادوار مکی و مدنی، خاندان رسالت مآب ﷺ، مسلمہ واقعات سیرت کی تحقیقات وتنقیدات اور دوسری اطراف ومتعلقات سیرت پر جدید اردو سیرت نگاری اپنے امامان گذشتہ اور محققین فن کے سامنے فخر وناز سے کھڑی ہوسکتی ہے اور بلاشبہ اپنی انفرادیت وفوقیت منواسکتی ہے۔ مکی دور نبوی پر اتنی وسیع تحقیقات اور معیاری تالیفات نہیں کی گئیں اور نہ ہی خاندان رسالت مآب ﷺ، بنوعبدالمناف اور جدامجد عبدالمطلب ہاشمی پر ایسی وسیع ووقیع کتابیں لکھی گئیں، عہد نبوی کی سماجی روایات، رضاعت وغیرہ اور دینی اقدار وروایات وغیرہ اور رضاعی ماؤں وغیرہ عنوانات پر پرنادر تحقیقات ہیں۔

مکی عہد میں اسلامی احکام کا ارتقا

مکی دور میں اسوہ نبی، مدنی عہد کی تعمیر میں مکی عہد کا کردار اور سیرت نبوی کی متعدد عظیم جہات پر تحقیقات کا انبار لگایا گیا ہے، نبوی دور کی سماجی زندگی اور ان کے ادوار سے متعلق مباحث اور اقتصادی ومعاشی مطالعات جدید اردو سیرت نگاری کے نادرونایاب اور اعلیٰ کارنامے ہیں۔ ان میں محمد لقمان اعظمی ندوی، یونس پالن پوری نے مدنی معاشرے پر اور اسی عہد پر بعض اردو تراجم نے عمدہ تحقیقات پیش کی ہیں، مگر وہ معاشرت کو بہت وسیع کردیتی ہیں۔ سیاسی زندگی، اداروں اور تنظیم حکومت وریاست کے موضوع پر ڈاکٹر محمد حمیداللہ جیسے عظیم محقق اور ان کے کاسہ لیس خاک سار کی دو کتابیں اور متعدد مقالات بہت اہم ہیں اور ان کی قدر وقیمت ناقدین ومحققین نے دریافت کی ہے۔ تہذیب و تمدن عہد نبوی پر خاک سار کی دو کتابیں تاریخ تہذیب اسلامی اور عہد نبوی کا تمدن اپنی مثال آپ ہیں کہ ایسی تحقیقات پہلے نہیں کی جاسکیں۔ دوسری اہم جہات میں اسوہ نبوی پر چند تالیفات ہیں، مگر اہم ہیں، ان میں اخلاق حسین قاسمی، امداد صابری کے علاوہ کئی ممتاز مؤلفین شامل ہیں۔ ختم نبوت پر نام ور علمائے کرام قاری محمد طیب اور علی میاں کے علاوہ بعض اساتذہ مسلم یونی ورسٹی جیسے ڈاکٹر محمد ذکی اور ڈاکٹر توقیر عالم فلاحی نے عمدہ تالیفات پیش کی ہیں، بشارات نبوی کے متعلق ڈاکٹر مقصود احمد کی کتاب ایک وسیع کینوس اور تحقیقی جہت رکھتی ہے۔

بعض تراجم اور کتابچے بھی اس موضوع پر جدید لب ولہجہ رکھتے ہیں۔ ہجرت نبوی پر مولانا

علاؤالدین ندوی کی کتاب ضخامت تو رکھتی ہے، لیکن تحقیق و معیار اور اسلوب و تالیف میں بہت فروتر ہے۔ بعض مقالات اس سے زیادہ اچھے ہیں۔ معجزات نبوی میں عام کتب روایتی انداز سے تالیف کی گئیں اور ان سے زیادہ وقیع اور غالباً غیر معمولی اور مثالی کتاب سید سلیمان ندوی ہے۔

غزوات نبوی پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب عہد نبوی کے میدان جنگ عہد ساز و رجحان ساز ہے اور اس طرح رؤفہ اقبال کا مطالعہ خاصا نیا و وقیع ہے۔ مولانا اکبرآبادی نے اپنے ادھورے مطالعے میں غزوات کے مآخذ پر ادھوری نظر ڈالی ہے اور مولانا انتخاب اعظمی نے اخلاق نبی کے حوالے سے ان کا تجزیہ کیا ہے، غزوات و سرایا میں ابتدائی مہمات کے مقاصد و محرکات و مسائل کا تجزیہ بالکل نیا ہے اور ان کی اقتصادی جہات اور مالی عطایا کا مطالعہ نادر و نایاب تحقیق۔

مکاتب نبوی سے متعلق دو تین ہندوستانی مطالعات میں سید محبوب رضوی کی تین جلدوں کی ضخیم کتاب اور مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری کی مختصر کتاب کے علاوہ نثار احمد فاروقی کا ترجمہ الوثائق السیاسیہ ہیں، اور بہت زیادہ وقیع نہیں ہیں، لیکن ان سے اس جہت سیرت کا خاصا مواد ملتا ہے۔

عصر حاضر میں معنویت

جدید تقاضوں اور مطالبوں اور امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں میں سیرت نبوی سے رہ نمائی کے لیے چند مطالعات آئے ہیں اور کسی قدر اچھے ہیں، لیکن وہ سرسری زیادہ ہیں۔

سیرتی ادب اطفال

سیرتی ادب اطفال میں جدید سیرت نگاروں نے اپنے قدیم بزرگوں سے حوصلہ پا کر بہت عمدہ اور مفید اور انتہائی دل چسپ کارنامے انجام دیے۔ ان میں نصابی کتابوں کا سلسلہ درس و تدریس شامل ہے۔ ابر رحمت جیسی کتاب سیرت اردو زبان کی تدریس و تعلیم کے لحاظ سے لکھی گئی اور جدید عہد کے آغاز میں وہ کافی مفید ثابت ہوئی۔ مختلف درجات کے لیے کتب سیرت نصابی غرض سے مرتب کی گئیں۔ ان میں ادارہ تعلیمات اسلام لکھنؤ اور جماعت اسلامی اور دوسرے اداروں سے وابستہ مؤلفین نے بہت عمدہ، آسان کتابچے اور سلسلے لکھے۔ تاریخ اسلام، تاریخ ملت اور تاریخ امت کے عناوین سے سیریز مرتب کی گئیں جو پوری اسلامی تاریخ کے ساتھ سیرت نبوی پر بھی مواد رکھتی ہیں۔ جدید تقاضوں کے مطابق سوالات و جوابات پر مبنی کتب اور رسالے بھی مختلف افراد اور اداروں نے

مرتب کیے۔ یہ پورا سرمایہ پیش رو کام پر ایک قیمتی اضافہ ہے۔

اردو تراجم میں بعض اہم مصادر سیرت جیسے کتاب المحبر ، ابن سعد کی طبقات، تاریخ طبری اور ابن قتیبہ کی کتاب المعارف کے حصہ سیرت کے تراجم بعض نام ور محققین علمائے کرام جیسے ڈاکٹر محمد حمید اللہ، مولانا عمادی، سید ابراہیم ندوی اور طلحہ ندوی نے اچھے لکھے ہیں اور ان میں سے بعض پر حواشی و تعلیقات بڑے عالمانہ ہیں، لیکن دوسرے اہم مصادر باقی رہ گئے۔ مصادر سیرت و تاریخ میں نفیس اکیڈمی کے کارنامے اردو سیرت نگاری کو مالا مال کرتے ہیں۔ تراجم میں ایک قابل گرفت تسامح اصطلاحات کا غلط ترجمہ اور فنی ناواقفیت نظر آتی ہے۔ ابن قیم کی ''زادالمعاد'' کے مکمل یا ادھورے اور مختصر تراجم و خلاصے متعدد اکابر علما و مترجمین نے کیے ہیں جو فن حدیث سے واقف اور امام مؤلف کے گرویدہ تھے، لہٰذا خاصے وقیع ہیں۔ مولانا ملیح آبادی اور ان کے پیش رو مولانا کرامت علی جون پوری کے قدیم تراجم و تلخیصات کے علاوہ عبدالمجید اصلاحی، مقتدی حسن ازہری کے تراجم و خلاصے عمدہ ہیں، اسی طرح طب نبوی کا ترجمہ بھی خوب ہے۔

شیخ الحدیث محمد زکریا نے متن کے ساتھ اردو شرح شمائل ترمذی کی ہے جو دوسری مقبول ترین کتاب ہے، اسی کے دوسرے تراجم کامل، ادھورے اور خلاصے بھی کیے گیے ہیں۔ تراجم میں محب الدین طبری کے خلاصہ سیر سید البشر کا اردو ترجمہ اپنی تلخیص و شرح کے باوجود تعلیقات اور مقدمے کے سبب بہت عمدہ ہے اور ایک گراں قدر اضافہ۔

جدید اردو تراجم میں متعدد مقبول عام اور معیاری کتب سیرت کا عربی سے ترجمہ کیا گیا اور ان کو حواشی و تعلیقات سے بھی آراستہ کر کے ان کی قدر و قیمت بڑھائی گئی۔ ان میں مولانا رضی الاسلام ندوی کے سعید البوطی، لقمان اعظمی اور البانی کی وقیع تالیفات کامل سیرت، مدنی معاشرہ اور روایات سیرت کے تنقیدی جائزے پر بہت اہم کام ہیں۔ عہد نبوی کی خواتین پر جدید عرب علما کی کتابوں کے تراجم بھی نوجوان علما فہیم اختر ندوی، محمد اصغر اور بزرگ عالم مختار احمد ندوی کے تراجم کتب جدیدہ اہم اضافات ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے فیصلوں اور تعلیمی نظام اور تربیت و معلمی پر بھی خاصے جان دار تراجم کیے گیے ہیں۔ محمد عنایت اللہ سبحانی کا ترجمہ محمد عربی اپنے اسلوب و ترجمہ کی وجہ سے بلند پایہ ایک طبع زاد کتاب بن گئی اور اس وجہ سے بہت مقبول ہے۔ فارسی کتب سیرت کے اردو تراجم میں شاہ ولی اللہ کی ''سرور المحزون'' کا ترجمہ متعدد علما و اکابر کے علاوہ خاک سار نے بھی کیا ہے اور اس میں تینوں

متون عربی فارسی اور اردو شامل ہیں اور اسی طرح شبلی کے رسالہ سیرت کے تینوں متون کو ابھی حال میں دارالمصنفین نے شائع کیا ہے۔ انگریزی کتب وتحقیقات سیرت میں ڈاکٹر برکات احمد کی معیاری اور مثالی تحقیق کا ترجمہ مشیر الحق مرحوم نے خوب کیا ہے اور اردو دانوں کو ایک اہم ترین تحقیق سے واقف کرایا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری کتب کا ترجمہ کیا گیا ہے، جن کا تعلق کامل سیرت نبوی سے ہے یا بشارت وغیرہ کی جہات سے۔ اس میں کافی کام کرنے کی گنجائش ہی نہیں ضرورت ہے۔

مضامین سیرت پر مبنی کتابیں بھی اردو سیرت نگاری کا ایک جز رہی ہیں، پہلے زمانے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ جیسے محقق وعالم نے سیاسی نظام، سیاست کاری اور حکم رانی اور تعلیم وغیرہ پر مضامین لکھے اور ان کو موضوع کے لحاظ سے ایک کتاب میں یک جا کر کے چھاپ دیا، عہد جدید میں بھی یہ طریق تدوین و اشاعت جاری رہا، مگر اس سے زیادہ یہ رجحان غالب آتا گیا کہ صرف سیرت نبوی سے موضوعی رشتہ متفرق ومتنوع قسم کے مقالات کی یک جائی کا سبب بن گیا، ان میں بسا اوقات بعض مضامین میں موضوعاتی ارتباط بھی ملتا ہے اور وہ عام نوعیت کے ہیں۔ مولانا سید محمد رابع حسنی اور ان کے برادر اصغر مولانا سید واضح رشید ندوی، مولانا سید جلال الدین عمری اور ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی اور ان کے بعض رفقا مسلم یونی ورسٹی نے ایسے مضامین کے مجموعے کتابی شکل میں چھاپے اور ان کو دعوتی یا دوسرے انداز کا قرار دیا، مولانا عمری کے اکثر مضامین سیرت ان کے رسالہ تحقیقات اسلامی کے ادارتی شذرات ہیں اور تحقیقی بھی ہیں۔ ان کے رفیق کار و معاون مدیر ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کے مقالات کا مجموعہ ۲۴ مقالات، کتابوں کے تبصروں اور جائزوں کا مجموعہ ہے اور یہ سب قند مکرر کا مزہ دیتے ہیں۔

مجالس اور سیرت کمیٹیوں کی پرانی اور پختہ اور عوامی علمی و تحقیقی روایت کا چلن، یوپی، بہار، مدراس، پونہ، پنجاب، وغیرہ کے طول وعرض میں عام مجالس اور محافل میلاد ناموں میں میلاد اکبر وارثی، راشد الخیری کی کتاب آمنہ کالال وغیرہ کی تالیف ومقبولیت دجود میں آئی۔ جدید ہندوستان میں عام/عوامی سیرت کمیٹیوں کے جلسے زبانی تقریر سے عوام اور خواص کو بھی سیرتی آگاہی بخشتے تھے۔ مراکز علم اور خاص کر عصری جامعات اور بعض انجمنوں نے جدید دور میں اپنی اپنی سیرت کمیٹیوں کے ذریعے اردو سیرت نگاری میں خاصا اہم کردار ادا کیا اور مضامین و مقالات کو شائع کیا۔ مسلم یونی ورسٹی کی سیرت کمیٹی ہمیشہ فعال رہی اور جدید برسوں میں اس نے خطبات وتقاریر اور مقابلے مسابقے کے

ذریعے عمدہ تالیفات کو مرتب کر کے شائع کیا۔

جدید ہندوستان میں دوسری کائنات اردو کے ساتھ ساتھ بہ کثرت سمیناروں، مذاکروں اور مباحثوں کے ذریعے سیرت نگاری کو خاصا فروغ دیا۔ اور ان کے بیش تر مراکز اور ذمے داروں نے ان کو چھاپ کر کافی قیمتی اور تحقیقی مقالات کے مجموعے شائع کیے۔ ان میں شبلی کالج اعظم گڑھ کے شعبہ اردو اور خاص کر ڈاکٹر محمد طاہر کے ایک خاص الخاص موضوع ''امہات المؤمنین'' پر مقالات کے تین مجموعے خاصے گراں قدر اضافات ہیں۔ دارالمصنفین نے مآخذ سیرت اور مکی دور حیات پر تین مذاکروں کا اہتمام کیا اور ان میں پیش کردہ بعض مقالات کی اشاعت اپنے رسالہ معارف میں کی، لیکن ان کے مجموعے نہ چھاپ کر ایک نئی اور گراں قدر دولت سیرت سے سب کو محروم کر دیا۔

مقالات سیرت کی تدوین و طباعت کی دوسری بار اور جہت متعدد طباعتی اداروں کی مساعی جمیلہ سے اردو سیرت نگاری کی آب یاری و توسیع سے ہوئی، مجلس تحقیقات و نشریات لکھنؤ نے ڈاکٹر محمد آصف قدوائی کے آٹھ مقالات کا مجموعہ شائع کیا تو اس کی پاکستانی شاخ نے مولانا عبداللہ عباس ندوی کے دو مجموعے چھاپے۔ اسی طرح میاں محمد صدیقی کے مقالات سیرت اور خاک سار کے مقالات سیرت کے تین مجموعے (قریب ۴۹ مقالات) مختلف رسالوں سے جمع کر کے اہل طلب کی تشنگی دور کرنے کی اور پراگندہ مواد سیرت کو یک جا پیش کرنے کی سہولت کی خاطر چھاپے گئے۔ ان کی اشاعت سے اردو سیرت نگاری کی ایک نئی جہت مکمل ہوئی اور اس کی ترقی کی ایک سبیل نکلی، ایسے مقالات سیرت کے مجموعے ایک ہی مصنف کے قلم سے مختلف موضوع جہات سیرت پر ہیں اور ان میں سے بہت تحقیقی و علمی ہیں، بعض مرتبین گرامی نے مختلف اہل علم کے مقالات چھاپے۔

خطبات سیرت

خطبات سیرت کا مبارک و ثمر آور اور رجحان ساز سلسلہ بیسویں صدی عیسوی کے آغاز/ربع اول میں سید سلیمان ندوی کے خطبات مدارس سے جاری ہوا، علامہ اقبال کے خطبات اسلام میں بھی خاتم پیغمبران اسلام کی سیرت و تعلیمات کا اندرونی دھارا روح رواں بن کر کارفرمائی کرتا ہے اور قاضی منصور پوری کے خطبات بہ نام تقاریر چھپے تھے۔ جدید ہندوستان میں حیدرآباد دکن کے جامعہ سبیل السلام کے فعال و عظیم بانی و سربراہ مولانا محمد رضوان قاسمیؒ نے خطبات سیرت کی جہت کو ایک فن افزا

تحریک میں ڈھال دیا۔ مسلسل تین سلسلہ خطبات کا انعقاد بڑے پیمانے پر کیا اور اول دو خطبات کے مجموعے چھاپے بھی جو مولانا عبداللہ عباس ندوی اور مولانا فضل احمد عثمانی کی بصیرت افروز تحقیقات ہیں۔ تیسرا خطبہ خاک سار راقم کا اسی تسلسل و گردش سالانہ میں حیدرآباد ہوا، مگر اس کی طباعت اس ادارے سے نہ ہوسکی، مگر محرک و بانی کی تحریک وللہیت سے وہ عالمی بن گئی، اردو خطبات کی اشاعت ہندو پاک کے دو بڑے اشاعتی اداروں سے ہوئی اور اس کے انگریزی ترجمے کی اشاعت لیسٹر (برطانیہ) سے ہوئی اور وہ ایک انقلاب برپا گئی، خاک سار راقم کے لئے وہ ایسی مبارک و مسعود ہوئی کہ پاکستان کے متعدد جامعات اور اکادیمیوں میں اس کے مزید خطبات سیرت ہوئے اور وہ سب چھاپے گئے اور ان سے سیرت نبوی کی نگارش و تحقیق کو فروغ ملا۔ متعدد دوسرے ہندوستانی علما اور صاحبان تحقیق نے بنگلور اور دکن اور قریب کے ملک میں بھی ایسے خطبات دیے۔

اردو رسائل کے خاص نمبر

''سیرت نمبروں'' کا جتنا ادب دبہ متحدہ ہندوستان میں رہا یا پڑوسی ملک میں اب تک ترقی پذیر ہے، وہ جدید ہندوستان میں دم توڑ گیا، مگر اردو علمی اور تحقیقی رسائل و جرائد کے مدیران کرام کی آدم گری، سیرت نگار سازی اور مصنف گری کی نادر و قابل فخر و شکر صفات جمیلہ نے مقالات سیرت کی ایک انقلابی تحریک برپا کردی، ان میں مولانا عبدالماجد دریابادی کا سچ مرحوم اور صدق/صدق جدید کا خاص رنگ تھا اور مدیران معارف و تحقیقات اسلامی کا عصر حاضر میں خاص الخاص کارنامہ ہے، پاکستان کے رسالہ نقوش کے اڈیٹر محمد طفیل مرحوم کے نقوش رسول نمبر میں ہندوستانی علما وفضلا کے مقالات سیرت بل کہ کتب و تحقیقات نے تجلی سیرت طور جرائد پر اول اول چمکائی تھی۔ معارف اعظم گڑھ اور تحقیقات اسلامی علی گڑھ نے اسے ایک مستقل تحریک بنادیا اور متواتر تحقیقات نادر اور مقالات فن ساز چھاپ کر اردو سیرت نگاری کو مالا مال کردیا، دوسرے جرائد مسلم یونی ورسٹی اور جامعات عصری اور دینی مدارس نے بھی اپنے کردار ادا کیے اور اس طرح خالص نعت کے جرائد نعت رنگ اور دبستان نعت کے زمرے نے شعر کے ساتھ نثری ادب سیرت پیدا کیا

نعت وحمد اور شعری ادب

نعت وحمد اور شعری ادب میں خاصا مواد سیرت ملتا ہے اور ان کا بھی اردو سیرت نگاری کی ترقی

میں خاصا اہم کردار ہے، خاص کر چندر بھان خیال کے لولاک اور عمیق حنفی کے صلصلۃ الجرس نے ایک اہم شعری روایت کو جنم دیا، حفیظ جالندھری کے شاہنامہ نے جدید شاہنامہ اسلام عامر عثمانی سے لکھوایا تھا۔

عصری جامعات میں تحقیق وریسرچ

عصری جامعات میں تحقیق وریسرچ ایک مستقل روایت اور جہت تالیف وتدوین ہے اور مدارس وعربی جامعات میں وہ انفرادی کوششوں پر مبنی ہے۔ سیرت نبوی پر تحقیق اور ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطحوں پر اس عظیم الشان صنف ادب وسعادت سے بڑی مجرمانہ غفلت برتی جارہی ہے، بل کہ وہ ایک منفی رویہ ہے۔ ہندوستانی جامعات میں بالعموم اور مسلم یونی ورسٹی میں بالخصوص سیرت نبوی پر تحقیقی مقالات چند لکھے گئے ہیں، جو بالعموم سطحی اور غیر علمی ہیں اور صرف ایک آدھ تدوینی نوعیت کے۔

خاتمہ بحث

جدید ہندوستان میں اردو سیرت نگاری اپنے قدیم اور زریں ادوار کے مقابلے میں بعض جہات واعتبارات سے قابل فخر ہے اور چند زاویوں سے لائق اصلاح، برصغیر پاک و ہند کے قلب شمالی ہندوستان اور جنوبی ہند کے دیار حیدر آباد دکن و مدراس وغیرہ کے مختلف مراکز میں ایسا معیاری اور تحقیقی کام کیا گیا کہ اسے اردو سیرت نگاری میں مجتہدانہ شرف نگاری اور عالمانہ و ماہرانہ تحقیق نویسی کا شرف دے گیا اور پورے برصغیر نے ان کی امامت وسیادت تسلیم بھی کرلی۔ جدید ہندوستان کی اردو سیرت نگاری میں مختلف مکاتب فکر وعلما و مدارس اور جامعات و جماعات کے کردار و عطیے کا ذکر بہ جا طور سے خوب کیا جاتا ہے، مگر یہ طرفہ ستم بھی ہے کہ سرسید کی عظیم وسیرت پر اور جامعہ کا شمار کسی قطار میں بالعموم نہیں کیا جاتا، حال آں کہ اس کے اساتذہ اور محققین و ماہرین نے اعلیٰ پیمانے کا کام کیا، جو رجحان ساز وعہد ساز بھی ہے اور دوسروں کے عطایائے سیرت تحقیقات فنی پر ہر لحاظ سے تفوق وفضیلت رکھتا ہے اور ان علیگرین میں سب ہی مکاتب فکر اور مدارس و جامعات کے فضلا شامل ہیں، جیسے دوسرے مکاتب فکر میں ملتے ہیں۔

علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے مطالعات وتحقیقات سیرت کا اردو سیرت نگاری میں کلیدی کردار

ہے۔ متعدد میدانوں اور جہات میں خاصا کام کیا گیا ہے اور ابھی بہت سے میادین و جہات سیرت میں مطلوبہ معیار و مقدار کا حصول صرف خواب ہے جسے شرمندہ تعبیر ہونا ہے۔

اردو سیرت نگاری کا حال بہ ہر حال روشن اور اس کا مستقبل تابندہ تر ہے بہ شرطے کہ جدید ہندوستان کے علما و فضلا اور اہل علم و تحقیق اس شرف عظیم اور سعادت دارین بخش ادب حیات میں اپنے خون جگر سے اپنے قلم میں روشنائی اور لخت جگر سے قرطاس و کاغذ پر تحقیقات سیرت کے گل کھلائیں۔

ماخذ و مراجع

عبدالرؤف ظفر (مرتب)۔ مقالات سیرت نبوی، (بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۱۔ /۱۳ فروری ۲۰۰۰ء) ۲۰۰۵ء، دوجلدیں

انعام الحق کوثر۔ بلوچستان میں اردو سیرت نگاری کا ارتقا، ۲/ ۴۴۹۔ ۴۷۰

سفیر اختر۔ برصغیر پاکستان و ہند میں سیرت نگاری، ۳/ ۵۱۱۔ ۵۳۴

عبدالکبیر محسن۔ برصغیر پاکستان کا شعری منہج، ۲/ ۵۲۵۔ ۵۳۲

محمد یاسین بٹ۔ برصغیر پاکستان و ہند میں سیرت نگاری کا تنقیدی جائزہ، ۲/ ۵۱۱۔ ۵۲۴

سید عزیز الرحمٰن۔ پاکستان میں اردو سیرت نگاری ایک تعارفی مطالعہ، دارالعلم والتحقیق، کراچی ۲۰۱۲ء

ادارہ۔ تعارف کتب سیرت کے عنوان سے شمارہ جہات: ۳۷، ۳۳، ۳۱، ۲۸، ۲۶، ۱۳ وغیرہ، مختلف صفحات

مبشر حسین/ عبدالکریم عثمان مرتبین۔ دور جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات (مقالات سیرت سمینار منعقدہ ۲۶۔ ۲۸/ مارچ ۲۰۱۱ء)

محمد سعید شیخ۔ اشارہ ششماہی السیرہ عالمی، دارالعلم والتحقیق، کراچی ۲۰۱۲ء شمارہ ۱۔ ۲۵ تک

محمد سعید شیخ۔ اشارہ ششماہی السیرہ عالمی (دارالعلم والتحقیق کراچی ۲۰۱۶ء شمارہ ۲۶۔ ۳۵ تک، ۳۸۷۔ ۳۸۳؛

محمد ہمایوں عباس/ افتخار احمد خان۔ فہرست مقالات، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد ۲۰۱۵ء،

محمد عارف گھانچی۔ جدید اردو کتابیات سیرت، کتب خانہ سیرت، کراچی ۲۰۱۰ء (۱۹۸۰ء۔ ۲۰۰۹ء کا احاطہ)

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت بہ عنوان: تعلیم و تربیت، السیرہ شمارہ ۳۵، ۳۶۔ ۳۷

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت، ۲۰۰۸۔ ۲۰۱۱/ ۲۰۰۸۔ ۲۰۱۰ء السیرہ،

شمارہ: ۲۳، ۳۹۷۔ ۴۰۱۴، ۲۶۴، ۳۶۹۔ ۳۷۷۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت، ۲۰۱۱۔ ۲۰۱۲ء۔ السیرہ شمارہ: ۲۸، ۳۸۵۔ ۳۸۸۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت، ۲۰۱۱۔ ۲۰۱۲ء، السیرہ، شمارہ: ۲۹، ۳۹۳۔ ۳۹۶۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت، ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۴، السیرہ، شمارہ: ۳۲، ۳۶۷۔ ۳۸۰۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت، ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۴، السیرہ، شمارہ: ۳۳، ۳۸۱۔ ۳۸۴۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب سیرت، ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۴، السیرہ، شمارہ: ۳۴، ۳۷۷۔ ۳۴۸۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست جدید کتب قرآنی، السیرہ شمارہ: ۲۶، ۳۷۹۔ ۳۸۴۔

محمد عارف گھانچی۔ ایوارڈ یافتہ کتب سیرت۔ ایک نظر، السیرہ شمارہ: ۲۲، ۳۶۵۔ ۳۷۸۔

محمد عارف گھانچی۔ موضوعاتی فہرست، السیرہ شمارہ: ۲۲، ۳۷۹۔ ۳۸۴۔

محمد عارف گھانچی۔ فہرست کتب سیرت خواتین، السیرہ شمارہ: ۲۳، ۳۸۹۔ ۳۹۶۔

محمد عارف گھانچی۔ جدید اردو کتابیات سیرت، السیرہ، دسمبر ۲۰۱۶ء، شمارہ: ۳۷، ۳۸۳۔ ۳۹۰۔

محمد عارف گھانچی۔ بہ اشتراک محمد جنید انور/ ۱۵۔ سیرت ایوارڈ یافتہ کتب سیرت، کتب خانہ سیرت، کراچی ۲۰۱۲ ۱۹۸۰۔ ۲۰۱۲ کتاب (ص ۱۶۰)

علاقائی زبان کی کتب سیرت

سید گل محمد شاہ بخاری۔ سندھ میں سیرت نگاری، مجلہ السیرہ، کراچی، اپریل ۲۰۰۵، شمارہ: ۱۳، ۲۷۳۔ ۳۰۰۔

عبدالرؤف ظفر (مرتبہ مجموعہ مقالات)

عبدالغنی شیخ۔ سیرت نگاری کی ابتدا اور سندھی علما کے چند مخطوطات سیرت کا جائزہ، ۱/ ۴۰۹۔

۴۲۲۔

عبدالرزاق گھانگھرو۔ علمائے سندھ کے تصنیف کیے گئے کچھ غیر مطبوعہ قدیم مخطوطات سیرت کا جائزہ، ۱/ ۴۲۳۔ ۴۳۲۔

مبشر حسین/عبدالکریم عثمان۔ مجموعہ مقالات میں مختلف مطالعات:

عبدالفرید بروہی۔ براہوئی زبان میں سیرت نگاری، ایک مطالعہ، ۵۸۳۔ ۶۰۳۔

لطف الرحمٰن فاروقی۔ بنگلہ زبان میں ادبیات سیرت کا ارتقا اور چند اہم تصانیف، ۶۰۴۔ ۶۱۸۔

عبدالرؤف ظفر کے مرتبہ مجموعے میں: مجیب الرحمٰن، بنگلہ زبان میں سیرت نگاری کا ارتقاء، ۲/ ۴۷۱۔ ۴۸۲۔